

عمران سیرینز نمبر ۱۵

کالے چسراغ

پیش رس

(۵۲۰۹) (۱۱۱۴)

۶۰۹۰

یہ رہے کالے چراغ...! آپ تک پہنچنے میں تھوڑی تاخیر ہوئی لیکن آپ کی یہ خواہش پوری کر دی گئی کہ عمرانؑ ایکس ٹو، ہی کی حیثیت سے پیش کیا جائے کالے چراغ کے اشتہار میں اعلان کیا گیا تھا کہ عمرانؑ یہ کارنامہ تنہا انجام دے گا اور آدھی سے زیادہ کہانی ترتیب پا چکی تھی کہ آپ کے خطوط کا تانتا بندھ گیا آپ عمرانؑ کی تنہائی کو "یتیمی" سمجھتے ہیں! لہذا آپ کی خواہشات کے احترام میں مجھے کہانی میں بہتری تبدیلیاں کرنی پڑیں! یہی وجہ ہے کہ کتاب آپ تک تھوڑی تاخیر سے پہنچ رہی ہے!

زیادہ تر پڑھنے والوں کی رائے یہی ہے کہ عمرانؑ ہر ناول میں ایکس ٹو، ہی کے روپ میں پیش کیا جائے! کچھ ایسے بھی ہیں جو چاہتے ہیں کہ عمرانؑ سارے کارنامے تنہا انجام دے، لیکن ایسے حضرات کی تعداد کم ہے! بہر حال ایسی صورت میں ایک مصنف کے لئے یہ فیصلہ کرنا دشوار ہو جاتا ہے کہ وہ کیا لکھے اور کیا نہ لکھے! پھر یہی ایک طریقہ باقی رہ جاتا ہے کہ اکثریت کے لئے پورے کئے جائیں! چنانچہ جاسوسی دنیا الہ آباد اور عمرانؑ میرٹھ کے لئے ناول لکھتے وقت میں یہی چیز ذہن میں رکھنا ہوں!...

ابن صفی، بی اے

۲۶ دسمبر ۱۹۵۵ء

KAU KAB KASAD (۱)

بارش اور رعد کے شور سے کان پھٹے جا رہے تھے! ... اندھیرے
میں یہ شور ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے یہ دنیا کی آخری رات ہو اور اب کبھی سوچ
نہ دکھائی دے گا! یہ سلسلہ چار بجے شام سے شروع ہوا تھا! اب دس بج
رہے تھے! لیکن اس دوران میں ایک بار بھی بارش کا تار نہیں
ٹوٹا تھا! ...

بیگم جعفری ایک ہلکی سی شال میں لپیٹی ہوئی آرام کرسی میں نیم دراز
تھیں! ... ان کے چہرے پر گہرے تفکر کا غبار تھا! ... ڈائمنڈنگ
روم میں ان کے علاوہ چار افراد اور بھی تھے! جو رات کے کھانے کے بعد
سے اب تک یہیں بیٹھے رہے تھے اور اس دوران میں کافی کے کئی دُور
چل چکے تھے! ... جعفری خاندان کی بزرگ اب بیگم جعفری ہی
تھیں! ... حالانکہ وہ جمیل، شکیل، غزالہ اور روجی کی سوتیلی ماں تھیں

لیکن ان کے رکھ رکھاؤ سے سوتیلے پن کا اظہار نہیں ہوتا تھا! چاروں بھائی بہن بچے ہی تھے جب وہ اس گھر میں آئی تھیں! اور وہ کے بعد خود بھی بیوہ ہو گئی تھیں۔ اور ان کی سچو

ہی کا زمانہ تھا! لیکن ان بچوں کے لئے انہوں نے خود پر بڑھاپا طاری کر
تھا! اور یہ حقیقت ہے کہ وہ ان کے لئے مڑ مڑتی تھیں! ابھی بچپن
ہی سال انہوں نے بڑے لڑکے جمیل کی شادی کی تھی جب
بہو گھر آئی تو انہوں نے سارے انتظامات اس کے سپرد کر دیئے! لیکن
جمیل نے اسے منظور نہیں کیا۔ وہ سب اُن کی بزرگی اور بڑنری ہر معاملے
میں رکھنا چاہتے تھے بیگم جعفری اکثر سوچتی کہ کیا اُن کے اپنے بچے
بچے بھی اسی طرح اُن سے محبت کرتے جس طرح یہ چاروں کرتے ہیں!
وہ گھٹنوں اس موضوع پر سوچتی لیکن آخر انہیں تسلیم کرنا ہی پڑتا کہ
اُن کے اپنے بچے نالائق بھی ثابت ہو سکتے تھے! کیونکہ اُن کے سامنے ایسی
پیشگیری تھیں جو تھیں!!

مگر آج کل وہ بہت مغموم تھیں!..... کیونکہ ان کی جنت میں ایک
تعبیرت روح گھس آئی تھی!..... اور اُس نے ان کا سکون پھین لیا تھا۔
کیونکہ وہ جمیل کی بیوی کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتی تھیں۔ اس کے
علاوہ بھی یہ چیز ان کے لئے بڑی تکلیف دہ تھی کہ جمیل آج بھی گھر والوں
کے ساتھ کھانے کی میز پر موجود نہیں تھا! وہ جمیل کی بیوی کا مکلا یا ہوا چہرہ
دیکھتیں اور دل ہی دل میں کڑھتی رہتیں! وہ جمیل جو کبھی ان کے سامنے
بچے آواز میں بوسے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا آج ہی انہیں نہ کہ بہتر کی
ساتھ دیتا چلا گیا تھا! اس نے کہا تھا کہ وہ اپنی مرضی کا مختار ہے.....

جو چاہے گا کرے گا! بیگم جعفری دخل انداز نہیں ہو سکتیں! وہ سنائے ہیں،
 آگئی تھیں! لیکن پھر اس طرح خاموش ہو گئی تھیں جیسے سپرچرچ اُن سے
 کوئی مہینت بڑی غلطی سرزد ہو گئی ہو!

اس وقت وہ تشکیل کو بھی کچھ ایسی ہی نظروں سے دیکھ رہی تھیں جیسے
 کل وہ بھی اسی طرح اُن کا دل توڑ دے گا!... تشکیل جمیل سے چھوٹا تھا
 لیکن عموں میں دو سال سے زیادہ فرق نہیں تھا!...

بیگم جعفری نے ایک طویل سانس لی اور کھڑکی کے باہر دیکھنے لگیں!...
 تشکیل، غزالہ، راجی اور جمیل کی بیوی رضیہ آہستہ آہستہ گفتگو کر رہی تھیں
 بارش کے شور کی وجہ سے شاید ان کی آوازیں بیگم جعفری تک نہیں پہنچ
 رہی تھیں! انہوں نے یکے ایک ان کی طرف مڑ کر کہا ”کیا آج تم
 لوگوں کو نیند نہیں آرہی؟“

”نہیں امی!...“ تشکیل بولا! ”جب تک جمیل بھائی آپ کے
 پیروں پر ناک نہیں رگڑ لیں گے مجھے نیند نہیں آئے گی!“
 ”احمقوں کی سی گفتگو نہ کرو! جاؤ...! سو جاؤ...!“
 ”مجھے نیند نہیں آئے گی امی!... میرا دل چاہتا ہے کہ جمیل بھائی
 کا کلا گھونٹ دوں!“

”کیا بکواس ہے!“ بیگم جعفری نے غصیلی آواز میں کہا! ”ایسی بھڑکی
 مجھے پسند نہیں ہے!... اگر تم نے اس کے خلاف ایک لفظ بھی کہا تو
 میں تم سے بھی خفا ہو جاؤں گی — اُس کا کیا قصور ہے۔ وہ تو جیسے
 اپنے ہوش ہی میں نہیں ہے!“

”آپ نہیں مجھ سے زیادہ نہیں جانتیں امی!“

”ہاں ٹھیک ہے! تمہیں نے تو اُس کی پرورش کر کے اُسے اتنا بڑا کیا ہے تم ہی کیوں نہ جانو گے!“

”آپ میرا مطلب نہیں سمجھیں!“

”میں کچھ نہیں سمجھتا چاہتی — جاؤ اب سو جاؤ!“

”نعتاً ایک نوکر کرے میں داخل ہو کر شکیل سے بولا.....“ ایک۔

صاحب آپ کو پوچھ رہے ہیں —“

”اس وقت....!“ بیگم جعفری نے حیرت سے کہا: ”کون ہے!“

”پتہ نہیں کون صاحب ہیں!“ نوکر نے کہا: ”خواہ مخواہ حجت کر۔“

میں! کہنے لگے مشتری منزل سی ہے نا..... یہاں شکیل صاحب

رہتے ہیں نا..... میں نے کہا جی ہاں رہتے ہیں مگر یہ جعفری منزل۔

کہنے لگے نہیں مشتری منزل ہے۔ اس پر انہوں نے جھگڑا شروع کر دیا

بونے تم مجھ سے زیادہ قابل ہو کیا! — میں ایم، اے۔ بی، اے۔

نہ جانے کیا کیا ہوں!“

”اوہو!....“ شکیل بے ساختہ اچھل کر کھڑا ہو گیا اس کا چہرہ

دیکھنے لگا تھا! پھر اُس نے دروازے کی طرف چھلانگ لگائی اور بیگم جعفری

کے سوال کا جواب دیئے بغیر راہداری میں دوڑتا چلا گیا۔

”کیا مصیبت ہے!....“ بیگم جعفری بڑبڑائیں: ”ایک طرح سے

سنبھل کے دماغ الٹے چلے جا رہے ہیں! اللہ رحم کرے — پھر وہ نوکر

کی طرف دیکھ کر بولیں: ”کون آیا ہے؟“

”پتہ نہیں بیگم صاحب! انہوں نے اپنا نام بتایا تھا۔ مگر پھر ایم اے

بی اے اور نہ جانے کیا کیا کہنے لگے۔ میں نام ہی قبول کیا! خواہ مخواہ مجھ

سے لڑنے لگے تھے کہ نہیں یہ مشتری منزل ہے!“
 ”جاؤ۔“ بیگم جعفری ہاتھ اٹھا کر بولیں۔ اور نوکر چلا گیا!
 رصنیہ روحی اور غزالہ میں پھر سرگوشیاں ہونے لگی تھیں! بیگم جعفری
 کے چہرے پر نظر آنے والا اضطراب پہلے سے زیادہ بڑھ گیا تھا!
 ”لڑکیو! آخر تم کب تک جاگتی رہو گی۔“ وہ بڑبڑائیں!
 ”ننید نہیں آئے گی امی۔“ اس شور میں!“ غزالہ نے کہا کچھ
 دیر خاموشی رہی، پھر بیگم جعفری نے کہا ”یہ اتنی رات گئے اس طوفان
 میں کون آیا ہے!..... میں سچ کہتی ہوں کہ یہ دونوں لڑکے مجھے
 پاگل بنا دیں گے!“

”امی۔“ آپ خواہ مخواہ پریشان ہوتی ہیں!“ روحی بولی ”وہ
 بھیا کے کوئی دوست ہوں گے! ان کے زیادہ تر دوست ایسے ہی
 اوٹ پٹانگ قسم کے لوگ ہیں!“

”میرے خدا..... یہ جمیل کشا اچھا لڑکا تھا!“ بیگم جعفری مغموم
 آواز میں بولیں!“ کتابوں کا کھڑا..... دنیا کی لغویات
 سے اسے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ ایک بیک اس خلیث عورت
 نے نہ جانے کس طرح اس کا دماغ الٹ دیا!“

”امی۔“ وہ عورت شیطانی قوتوں کی مالک معلوم
 ہوتی ہے! آپ اس سے آنکھ ملا کر گفتگو نہیں کر سکتیں!.....“
 ”میں اس کی صورت بھی نہیں دیکھنا چاہتی!“ بیگم جعفری نے براہِ اس
 منہ بنا کر کہا!

”میں نے اتنی خوبصورت عورت آج تک نہیں دیکھی!“ غزالہ

نے کہا:!

”کیا خوبصورتی ہے اُس میں!“ جمیل کی بیوی رضیہ نے بُرا سا منہ بنا کر کہا: ”کسی لاش کی طرح سفید معلوم ہوتی ہے!“

”خدا اُسے لاش ہی میں تبدیل کر دے!“ غزالہ نے کہا جو شاید اس خیالی سے گڑ بڑا گئی تھی کہ کہیں اُس کے اس بیمارک نے رضیہ کو دکھ نہ پہنچایا ہو!

دُغتاً تشکیل کرے میں داخل ہوؤا..... اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور ہنسی نکلی پڑ رہی تھی!

”امی! وہ میرا دوست ہے!..... بہت دور سے آیا ہے اسے پہلے ہمیں اطلاع دینی چاہیئے تھی! ہم اسے اسٹیشن لینے جاتے!“ اس نے کہا!

”اوہو!..... تمہیں! دوستوں سے اتنی دلچسپی کب سے ہو گئی...“ تنہا را تو یہ حال تھا کہ جہاں کسی دوست کی آمد کی خبر سنی اس طرح ہونٹ سکڑنے لگے جیسے وہ ساری زندگی تمہارے ساتھ رہنے کے لئے آیا ہو!“

”یہ دوست اُن سے مختلف ہے امی!..... وہ ان لوگوں کی طرح بور نہیں کرتا.... بلکہ خود ہی دوسروں کی دلچسپی کا سامان بن جاتا ہے! کیجئے تو میں اسے یہاں لاؤں!...“

”وہ.....! تھا کا ہوا آ رہا ہے.... تمہیں اب ہم صبح اُس سے ملیں گے۔۔۔! اُس کا کھانا.... دیں کرے میں جائے گا۔!“

”دکھانا۔۔۔“ شکیل مسکرا کر بولا ”وہ کہتا ہے میں نے پچھلے ہفتے سے کھانا نہیں کھایا!..... اور نہ آئندہ ہفتے کھانے کا ارادہ ہے!“

مخزلہ "سلف"

”دوسری خبیث روح!“ غزالہ آہستہ سے بڑبڑائی اور شکیل ہنسے

لگا! پھر لولا!

”یقیناً.... اگر جمیل بھائی خبیث ارواح سے تعلق قائم کر سکتے

ہیں تو پھر میں کیوں پیچھے رہوں!“

”اچھا تو پہلے میرے لئے تھوڑا سا زہر لا دو.... پھر جو تم لوگوں کا

دل چاہے کرتے رہو! میں دیکھنے کے لئے نہیں آؤں گی۔!“ بیگم جعفری نے کہا!

”واہ.... امی — زہر تو لاؤں گا میں اُن لوگوں کے لئے جن کی

وجہ سے آپ پریشان ہیں! بس دیکھتی جلیے تماشا — اگر وہ جادوگر نہ

اپنا سر پیٹتی ہوئی یہاں سے نہ بھاگے تو نام بدل دوں گا اپنا — جمیل

بھائی کے سارے فلسفے خاک کا ڈبیر ہو جائیں گے۔!“

”تو کیا آنے.... والا....!“

”وہ صرف میرا ایک دوست ہے! ایک بیوقوف سا آدمی....!“

چہرے سے حاکت برستی ہے....!“

”تمہارا ہی دوست ٹھہرا....“ رضیہ مسکرائی! بیگم جعفری کے

علاوہ اور سب ہنسنے لگے۔!

”اچھا!.... بھائی.... پھر تم اسے دیکھ ہی لینا!....“ شکیل نے

جھینپ کر کہا! اور ڈانٹنگ روم سے چلا گیا!

۲

دوسری صبح وہ سب ناشتے کی میز پر پھیلی رات آئے ہوئے مہمان کا

منظر کر رہے تھے۔ جبیل اس وقت بھی غیر حاضر تھا! تشکیل کے متعلق توقع تھی کہ وہ مہمان سمیت آئے گا! جب مہمان آیا تو ان کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں! کیونکہ وہ زرد فیض اور نیلی پتلون میں ملبوس تھا۔ گلے میں گلانی رنگ کی سادہ ٹائی تھی! اور سر پر سبز رنگ کی فلت بیٹ۔ وہ کسی ٹمکنی کلم فلم کا کوئی کردار معلوم ہوتا تھا!.... اور اس پر سے چہرے کی حاکت آمیز سنجیدگی مستقیم تھی!

”یہ میری امی ہیں!“ تشکیل نے تعارف کرانا شروع کیا! ”یہ مہمانی رضیہ! یہ دونوں غزالہ اور روحی میری بہنیں ہیں!....“

”آپ سب سے خوش کر.... اور.... مل کر.... بڑی خوشی ہوئی مہمان احمد خانہ انداز میں سر ملاتا ہوا بیٹھ گیا!

”اور یہ کون ہیں!.... بیگم حفصہ نے پوچھا!

”علی.... عمران.... ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی....“

”آکسن!“ تشکیل سنس کر بولا ”آکسفورڈ میں میرے ساتھ تھے....!“

ان سبھوں کو شاید اس پر یقین نہیں آیا تھا! کیونکہ وہ اپنی بیساختہ قسم کی مسکراہٹیں روکنے کی کوشش کر رہی تھیں!....“

عمران سر جھکائے بیٹھا رہا! بیگم حفصہ تشکیل کو گھور رہی تھیں اور تشکیل کا یہ عالم تھا کہ سنسنے سنسنے دہرا ہوا مہارہا تھا!

”کیا یہودگی ہے تشکیل! کیوں پاگلوں کی طرح سنسنے رہے ہو!“

بیگم حفصہ نے غصیلی آوازیں کہا! اور عمران نے اس طرح چونک کر

تشکیل کی طرف دیکھا جیسے وہ سپرچ مچ پاگل ہو گیا ہو۔ ویسے عمران کی

حاکت آمیز سنجیدگی میں ذرا برابر بھی فرق نہیں آیا تھا!

تشکیل نے مضبوطی سے اپنے ہونٹ بند کر لئے۔ لیکن خاموش

عمران اٹھتا ہوا بولا اور چپ کمرے سے نکل گیا !

غزالہ اور روجی پھوٹ پڑیں کافی دیر تک ہنسنے لگیں
 رعنیہ بھی ہنسنے لگی تھی اور بیگم جعفری کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی
 ”امی مزہ آگیا!“ غزالہ اپنی ہنسی روکتی ہوئی بولی ”یہ کوئی
 بہت بڑا ڈیوٹ ہے ! اور بھیانے گھر کے بڑے بھائی ماحول
 سے اتنا کرا رہے ہیں بلا یا ہے ! ہم اتنا دل کھول کر کب سے نہیں
 ہنستے آپ خود سوچیے !“

”سنسو ! آخر ایک دن ! میرے سر پر لے بیٹھ کر دنا !
 جمیل کی یہ حرکت میری جان لے گی ! تم دیکھ لینا !“
 ”آپ بھی کیسی باتیں کرتی ہیں امی !“ رعنیہ بول پڑی ”خاک
 ڈالنے سب پر آپ سے زیادہ ہمارے لئے اور کوئی نہیں ہے !
 آپ خواہ مخواہ فکر کر کے پریشان ہوتی ہیں ! مجھے تو ذرا برا بھی پرواہ نہیں ہے !“
 ”تم مجھے مہلانے کے لئے یہ کہہ رہی ہو !“ بیگم جعفری نے مخموم آواز
 میں کہا ! ”میں کیسے مان لوں کہ شوہر کی بے راہ روی تمہارے لئے تکلیف
 نہیں ہے — !“

”بالکل نہیں ہے امی ! رعنیہ نے کہا !“ ”میں جانتی ہوں کہ آپ
 میرے لئے ہی پریشان ہیں ! کہتے تو میں کوئی بہت بڑی قسم کھا کر آپ کو یقین
 دلاؤں کہ مجھے اس کی بالکل پرواہ نہیں ہے !“
 بیگم جعفری نے سر جھکا لیا۔ لیکن ان کے چہرے پر اب بھی اضمحلال
 باقی تھا۔

”اے کیوں میرا وقت برباد کر رہا ہے... تشکیل کے بچے!....“
 عمران آنکھیں نکال کر بولا! مگر تشکیل بدستور بولنا رہا! ”خدا کی قسم اگر تم نے اسے
 کچھ لیا تو کلیجہ تھام کر میچے جاؤ گے.... ایسی حسین عورت آج تک میری
 نظروں سے نہیں گذری!....“

”اگر نہیں گذری تو اس میں میرا کیا قصور ہے!“ عمران زور دینے
 والی آواز میں بولا ”تم نہیں جانتے کہ میں فی الحال کن جنجالوں سے بچھا چھڑا
 کرتا ہوں! میرے پاس بہت تھوڑا وقت ہے....“ تشکیل
 چند لمحے خاموش رہا پھر بولا! ”پہلے وہ یہاں کے ایک ہوٹل میں مقیم تھی!
 اور لوگوں کے ہاتھ دیکھ کر ان کے مستقبل کے متعلق پیش گوئی کیا کرتی تھی
 تم دس سوچ سکتے ہو کہ وہاں کتنی بھیڑ بھاڑ رہتی ہوگی.... بہتیرے
 تو محض اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے وہاں جا پہنچے تھے....“
 ”معاذے کو زیادہ طول نہ دو!.... یہ بتاؤ کہ وہ یہاں تمہاری
 کوٹھی میں کیسے آئی!“

”جیل بھائی ایک تقریب میں مدعو تھے! وہ بھی وہاں آئی تھی
 جب بھائی جیل وہاں سے چلنے لگے تو اس نے انہیں روک کر کہا
 کہ وہ اس وقت مشرقی چھانک سے عمارت میں نہ داخل ہوں!“
 ”کس عمارت میں!“ عمران نے پوچھا!

”یہیں — اسی عمارت میں.... یہاں دو چھانک ہیں
 ایک شمال کی طرف اور دوسرا مشرق کی طرف۔ آمد و رفت مشرق میں

کی جانب والے پھاٹک سے رہتی ہے! بہر حال مہائی جیل جو ذرا فلسفی
قسم کے آدمی ہیں سنسنے لگے تھے۔ اس پر اس عورت نے کہا تھا کہ وہ جادوگر
نہیں ہے بلکہ ستاروں کی چال سے یہی ظاہر ہے کہ مشرقی پھاٹک نوادر
دس بجے کے درمیان محذو ش ہو جائے گا۔ انہوں نے اخلاقاً اس سے
وعدہ کر لیا تھا۔۔۔۔۔ لیکن ان کا ارادہ نہیں تھا کہ وہ اس کے کہنے پر
عمل کریں گے!۔۔۔۔۔ مگر پھر گھر کے قریب پہنچنے پر بیک
انہوں نے ارادہ بدل دیا۔ وہ شمالی پھاٹک کے قریب آئے جو بند تھا۔۔۔
ویسے اسے کھلوانے میں بھی کوئی دشواری نہیں ہو سکتی تھی کیونکہ چوکی پر
کا کوآٹر اسی سے ملا ہوا ہے!۔۔۔۔۔ وہ گاڑی روک کر پھاٹک کھلوانے
کے لئے اُتر ہی رہے تھے کہ ایسا معلوم ہوا جیسے دو۔ کہیں کوئی دیوار
گری ہو! پہلے تو انہوں نے اس پر دھیان نہیں دیا پھر اچانک مشرقی
پھاٹک کا خیال آیا۔۔۔۔۔ عورت کا انتباہ یاد آیا۔۔۔۔۔ وہ
بڑی تیزی سے گاڑی میں بیٹھے اور مشرقی پھاٹک کی طرف چل پڑے
۔۔۔۔۔ اور پھر ان کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب
انہوں نے دیکھا کہ پھاٹک کا اوپری حصہ ٹوٹ کر نیچے آگرا ہے!
ان کا بیان ہے کہ مشرقی پھاٹک سے گزرنے کے لئے انہیں ٹھیک
اسی وقت اس میں داخل ہونا پڑا جب وہ شمالی پھاٹک پر کار سے
نیچے اترے تھے!۔۔۔۔۔ یعنی پہلی صورت میں وہ پھاٹک ان کی کار
ہی پر آ رہتا تھا۔۔۔۔۔ مصیبت شروع ہوتی ہے۔!“
”آہ۔۔۔۔۔ مصیبت کیوں!“ عمران ہونٹ سکوڑ کر بولا دیکھیج
تھامے بیٹھے رہا کرو! تم چلتے پھرتے کیوں ہو!“

تشکیل ہونے لگا۔ کچھ دیر بعد اس نے کہا ”ظاہر ہے کہ یہ واقعہ
 جمیل مہجائی جیسے فلسفی کے ذہن پر بھی بڑی طرح اثر انداز ہوا۔ تم ان
 سے اچھی طرح واقف نہیں ہو۔ وہ اپنا زیادہ وقت لائبریری میں گزارتے
 ہیں! فلسفے سے زیادہ دلچسپی ہے!.... ظاہر ہے کہ فلسفی انتہائی درجہ
 خشک طبیعت رکھتے ہیں!۔ مگر اس واقعہ نے انہیں اتنا متاثر کر
 کہ وہ دوسرے دن اس ہوٹل میں جا پہنچے جہاں یہ عورت مقیم تھی!....
 ایک گھنٹے میں اس سے اور زیادہ متاثر ہو کر واپس آئے..... آہستہ آہستہ
 ان کی عقیدت بڑھتی ہی گئی!..... اور پھر وہ ایک دن اسے
 یہاں لے آئے..... امی سے وہ بہت ڈرتے تھے! مگر اب یہ حال
 ہے جیسے انہیں ان کی پردہ ہی نہ ہو۔!“
 ”مگر اس سلسلے میں عمران الوکا پٹھا کیا کر سکتے ہیں؟“ عمران جھنجھلا
 کر بولا۔ ”تم نے مجھے کیوں بلایا؟“
 ”پوری بات بھی تو سنو پیارے.....!“

”کر بولا!“
 ”دو گھنٹے سے تم پوری بات سن رہے ہو.....!“
 ”اچھا اب تم اپنا منہ بند رکھو!“ تشکیل ہاتھ اٹھا کر بولا!
 ”بند ہے۔!“

تشکیل نے ایک سگریٹ سلگایا اور تین چار کش لے کر بولا ”بات اگر
 یہیں تک رہتی تو کوئی ایسی خاص بات نہیں تھی..... دنیا کے سارے
 کہ وہ مرد بیوی کی موجودگی میں بھی کسی دوسری عورت کے خواب دیکھتے رہتے ہیں!
 یہ بتانا مشکل ہوتا ہے کہ زندگی میں کب کوئی دوسری عورت داخل

اسے اشارہ کیا تھا!....“

”کہاں کی بات ہے۔!“

”پچھلے شام وہ لوگ فگار میں تھے! یہاں کی بہترین تفریح گاہ!“

”مگر۔۔۔۔۔ یہاں کے بہترے بڑے آدمی جمیل سے خارج بھی کھانے لگے ہوں گے۔!“ عمران بولا!

”قدرتی بات ہے۔! یہاں کے بہترے عیاش اور دولت مند لوگوں نے کوشش کی تھی کہ وہ ہوٹل کی رہائش ترک کر کے ان کے ساتھ قیام کرے۔۔۔۔۔ لیکن وہ اس پر تیار نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔ بس میدان جمیل بھائی کے ہاتھ رہا!۔۔۔۔۔ وہ ان سے کہہ رہی تھی کہ اسے ہوٹل میں سکون نہیں ملنا! جمیل بھائی نے اپنے ساتھ قیام کرنے کی ہمیشہ کش کی۔ اور وہ فوراً ہی تیار ہو گئی!۔ کیا یہ حیرت انگیز بات نہیں ہے! گویا وہ اس کی منتظر تھی کہ جمیل بھائی اس کے لئے اس سے کہیں!“

عمران کچھ نہ بولا۔ جمیل کہتا رہا! ”اب یہاں اس عمارت میں اس کے معتمدین کی بھیڑ رہتی ہے! نو بجے سے بارہ بجے تک۔!“ اچی کو یہ چیز سخت ناگوار ہے۔۔۔۔۔ لیکن بھائی جان کا رویہ کچھ اس قسم کا ہے کہ وہ ان سے نہیں کہنا چاہتیں۔۔۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ انہیں سخت باتیں کہہ دیں۔ لیکن اگر کبھی انہوں نے ایسی بات کی تو خدا کی قسم جمیل بھائی کی گردن اڑا دوں گا!“

”یہ تمہاری سوتیلی ماں ہیں۔!“ عمران نے کہا۔

”میں نہیں سمجھتا!۔۔۔۔۔ ہم میں سے کوئی بھی نہیں سمجھتا۔۔۔۔۔“

خود امی بھی نہیں سمجھتی کہ وہ ہماری سوتیلی ماں ہیں! مجھے بڑی تکلیف ہوتی ہے جب کوئی کہتا ہے کہ وہ میری سوتیلی ماں ہیں!

عمران کچھ سوچ رہا تھا تشکیل بھی خاموش ہو گیا!..... پھر عمران کچھ دیر بعد بولا "تم نے اس غیر ملکی کا تعاقب نہیں کیا۔ جسے اس عورت نے اشارہ کیا تھا....!"

"وہی غلطی ہو گئی مجھ سے!" تشکیل لمبی سانس لے کر بولا "مجھے اس کا تعاقب کرنا چاہئے تھا!"

"دو چیز....!" عمران نے انگڑائی لے کر کہا "میں دیکھوں گا۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ اسے یہاں اس عمارت میں کس چیز کی تلاش ہو سکتی ہے؟"

"مجھے خود حیرت ہے! کیونکہ میں کسی ایسی چیز سے واقف نہیں ہوں جس میں کوئی غیر ملکی عورت دلچسپی لے سکے! اور یہاں تک پہنچنے کے لئے اسے اتنا لمبا چوڑا ڈرامہ اسٹیج کرنا پڑے!"

"وہ ہو سکتا ہے! تمہاری امی کسی ایسی چیز سے واقف ہوں!"

"میں نہیں کہہ سکتا!..... اور نہ اس تذکرے کو اُن کے سامنے چھپ سکتا ہوں؟"

"کیوں؟"

"اُن کی پریشانی بڑھ جائے گی!..... میں نہیں چاہتا کہ وہ مزید الجھنوں میں پڑیں!"

"ہوں۔۔۔!" عمران پھر کچھ سوچنے لگا تھا!

کچھ دیر بعد اس نے پوچھا! "وہ عورت کس نام سے پکار رہی

آئی ہو! — نہ جانے کیوں ان بدلتی ہوئی کیفیات کا اثر
خرد و خال پر بھی پڑتا تھا!

وہ لان پر ٹہل رہی تھی! اس کے ساتھ جمیل بھی تھا! شکیل اور جمیل
میں کافی مشابہت تھی ویسے دواؤں کی ظاہری حالتوں میں بڑا فرق تھا!
جمیل کے چہرے پر سنجیدگی تھی۔ ٹھہراؤ تھا! اس کے برعکس شکیل کھلڈرا
اور شہوخ معلوم ہوتا تھا۔

”کیا میں جمیل بھائی سے تمہارا تعارف کراؤں!“ شکیل نے
عمران سے پوچھا!

”ہرگز نہیں!“ عمران دانت جما کر بولا ”میں رقیبوں سے متعارف
ہونا پسند نہیں کرتا!“
”وکیا مطلب!“

”وہیں ابھی اور اسی وقت ان حضرت کو رقیب ڈکلیئر کرتا ہوں!
تجربہ نگار پہلی ہی نظر میں اس دمبالہ عالم پر عاشق ہو چکا ہوں!“
”وہ دمبالہ عالم —! یہ کیا بلا ہے!“ شکیل پرسنسی کا دورہ پڑ گیا!
”جاہل! ہو..... تم کیا جانتو..... میں نے اردو کے ایک
عشقیہ ناول میں پڑھا تھا!..... عاشق اپنی ممنونہ..... ارر..... پھر
بھول گیا..... کیا کہتے ہیں..... محبوبہ..... محبوبہ..... کو
ستمگر حقا پیشہ..... اور دمبالہ عالم کہتا ہے —!“
”ابے..... قتالہ عالم ہو گا..... عاشق کے بچے.....!“
”ارر ہاں..... یہی تھا!.....“ عمران حیرت سے بولا ”تمہیں
کیسے معلوم ہوا.....“

بیوہ! دیر..... عمران!..... تم اسے الوداع یا کہہ دو جو تم سے
واٹھ نہ ہو!.....“

”اچھا تو کوئی ایسا ہی آدمی کیڑا لاؤ..... میں اس وقت الوداع
کے لئے بے چین ہوں..... جلدی کرو!..... ورنہ میرا زورس بریک
ڈاؤن ہو جائے گا!“

دفعاً اسٹارٹیا..... ان کی طرف مڑی..... وہ اس سے
تھوڑے ہی فاصلے پر پام کے بڑے گکلوں کے درمیان کھڑے تھے!
.....شکیل کو دیکھ کر وہ بڑے دلاؤ پر انداز میں مسکرائی۔

پھر وہ کچھ اس طرح ان کی جانب بڑھنے لگی جیسے وہ اراداً ایسا نہ
کر رہی ہو! کچھ لمبی چل قدمی کے طور پر!
”ارے باپ رے!“ عمران خوفزدہ آواز میں بولا! ”یہ تو اسی
طرف آ رہی ہے!“

”آنے دو! میں نے اکثر محسوس کیا ہے کہ وہ مجھ سے کچھ کہنا چاہتی ہے
عمران نے جیب سے تاریک شیشوں کی عینک نکال کر لگالی!
اسٹارٹیا ان کے قریب آ کر رک گئی اسکے ساتھ شکیل کا بڑا بھائی جمیل بھی تھا
”ہیلو!... مسٹر شکیل.....!“ رٹیا نے اپنی مسکراہٹ میں کچھ اور زیادہ
دلکشی پیدا کر کے کہا! ”آپ سے ملاقات ہی نہیں ہوتی!“
”مہی سکائیت مجھے بھی آپ سے ہے!.....“ شکیل موم کے ڈھیر
کی طرح پچھل گیا!.....“

”واہ.....!“ وہ سنہنی.....!“ میں تو یہیں رہتی ہوں!“
”مگر آپ بہت زیادہ مصروف رہتی ہیں!“ شکیل نے کہا!

”پھر بھی مجھے توقع ہے کہ آپ سے ملاقات ہوتی رہے گی!“
 ”یقیناً۔۔۔!“ شکیل مسکرایا!.....

جمیل اس دوران عمران کو گھونٹتا رہا تھا جو کسی فوجی کی طرح آئینہ کی پوزیشن میں کھڑا تھا! لیکن جمیل نے شکیل سے اس کے متعلق کچھ نہیں پوچھا.....

وہ دونوں پھر ٹپکتے ہوئے دوسری طرف نکل گئے!..... عمران بدستور اسی طرح کھڑا رہا!..... جب اسٹارٹیا اور جمیل دوسری طرف کی کنبوں میں نظروں سے اوجھل ہو گئے تو شکیل عمران کو جھنجھوٹا ہوا بولا! ”سہیل تو سانپ ہی سو نگھ گیا تھا!.....“

عمران کسی اکڑی ہوئی لاش کی طرح کھڑا رہا!
 ”ارے.....!“ اچانک شکیل بوکھلا کر پیچھے ہٹ گیا! عمران کی سیاہ عینک کے شیشوں کے نیچے موٹے موٹے آنسو ڈھلک رہے تھے!

پھر اس نے اس کی عینک اتار لی..... عمران کی آنکھیں کچھ دیران سی نظر آرہی تھیں اور آسوتھنے کا نام نہیں لیتے تھے!..... شکیل نے ایک تھقبے کے لئے اسٹارٹ لیا..... لیکن پھر اس طرح خاموش ہو گیا جیسے وہ غلطی پر رہا ہو! کہنہ مکہ عمران کی سنجیدگی اور آنسوؤں کی روانی میں کوئی فرق نہیں واقع ہوا تھا۔

”عمران کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔!“ شکیل اسے دوبارہ جھنجھوٹا ہوا بولا!

”کچھ نہیں!.....“ عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا! ”جب مجھے کوئی“

یاد نہیں آتا تو یہی حالت ہوتی ہے۔۔۔۔ میری۔۔۔۔ میں بہت
 پرستے وہ شعر یاد کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔۔ دیوانہ بنا گیا ہے تو
 دیوانہ بنا دے!۔۔۔۔ لیکن پورا شعر یاد نہیں آ رہا!۔۔۔۔ تم تباؤ میں کیا
 کروں پچھلے سال ایسے ہی ایک موقع پر مجھے ڈبل نمونہ ہو گیا تھا!۔۔۔۔
 ”کیا بک رہے ہو۔۔۔۔“ شکیل بے ساختہ ہنس پڑا۔۔۔۔
 ”ارے لعنت ہے تمہاری دوستی پر۔۔۔۔ میں رو رہا ہوں اور تم
 ہنس رہے ہو!۔۔۔۔ خدا سمجھے تم سے!۔۔۔۔“

ہنس رہے ہو!۔۔۔۔ خدا سمجھے تم سے!۔۔۔۔
 ”کیا اس عورت نے تمہیں رونے پر مجبور کیا ہے!“
 ”نہیں! وہ بیچاری کیوں! ویسے وہ مجھے سو فیصدی یتیم معلوم ہوتی
 ہے!۔۔۔۔ یہ تمہارے بھائی جمیل تھے۔!“ عمران رومال سے اپنے
 آنسو خشک کرتا ہوا بولا!

”تم رو کیوں رہے تھے۔!“
 ”میں اس لئے رو رہا تھا کہ یہ مقدّر ہی کی خرابی ہے۔۔۔۔ مجھے
 ایک ایسے رقیب کو قتل کرنا پڑے گا جو میرے بھائی کا دوست۔۔۔۔
 ارے۔۔۔۔ دوست کا بھائی ہے!۔۔۔۔“

”کیوں بک رہے ہو۔!“ شکیل ہراسا منہ بنا کر بولا!
 ”میں بک رہا ہوں!“ عمران دانت پیس کر بولا۔۔۔۔ کیا حق
 ہے تمہارے بھائی کو۔۔۔۔ میں نے اس عورت کو آج سے اٹھارہ سال
 پہلے خواب میں دیکھا تھا۔۔۔۔ اس نے مجھ سے کہا تھا کہ بس تم جلدی سے
 جوان ہو جاؤ۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔ پھر جب میں جوان ہو گیا تو۔۔۔۔ اس نے
 ایک رات پھر خواب میں کہا اب تم۔۔۔۔ جلدی سے بوڑھے ہو جاؤ ہم دوسری

دنیا میں ملیں گے۔۔۔۔۔ فراڈ سالی کہیں کی..... ارر..... ہرپ.....
 لاحول..... شاید محبوبہ کو سالی والی نہیں کہا جاتا! اچھا اب تم مجھے اجازت
 دو! میں ذرا سول لائنز تک جاؤں گا۔!“

”کیا۔۔۔ وہ..... ٹھہرو!..... اب اس کے عقیدت مندوں
 کی بھیڑ بھاڑ بھی دیکھتے جاؤ۔!“

”نہیں۔۔۔ کیا تم مجھ سے ہزاروں قتل کرانا چاہتے ہو!.....“
 ”کیا تم کسی وقت بھی سنجیدہ نہیں ہو سکتے!“

”یہ سوال اس وقت کرنا جب میں کفن میں نظر آؤں! اچھا ٹاٹا!
 میں ایک گھنٹے بعد واپس آ جاؤں گا!“

عمران تیر کی طرح پھاٹک سے نکلا کچھ دور پیدل چلتا رہا پھر ایک جگہ
 ایک ٹیکسی مل گئی اور وہ شہر کی طرف روانہ ہو گیا!

ٹیلیگراف آفس کے سامنے اس نے ٹیکسی رکوائی..... اور سیدھا
 اس کاؤنٹر کی طرف چلا گیا جہاں سے فون پر ٹرنک کال کی جا سکتی تھی...
 پانچ منٹ بعد وہ طویل فاصلے سے اپنی ماتحت جو لیانا فطر واٹر سے
 رابطہ قائم کر رہا تھا!

”جو لیانا فطر واٹر۔۔۔“ دوسری طرف سے آواز آئی۔

”ایکس ٹو۔۔۔ شاداب نگر سے۔۔۔! تم اور کیپٹن جعفری پہلے
 ملنے والے جہاز سے شاداب نگر پہنچو۔۔۔! تم سب ایک طرح سے نالائق
 ہو! اگر میں عمران پر نظر نہ رکھوں تو..... وہ میری آنکھوں میں دھول
 جھونک جائے!“

”کیوں۔۔۔؟ کیا ہوا..... جناب!.....“

”ٹ۔ تھری بی!“

”وہیں نہیں سمجھی جناب۔“

”وہیں نہیں ڈسچارج کروں گا!“ عمران نے غصیلی آواز میں کہا!
”تم ٹی۔ تھری بی سے واقف نہیں ہو!..... میں فرانس بوسنیا

اور جرمنی کی بات کر رہا ہوں!“

”راہ۔ جناب!..... میں سمجھ گئی!..... وہ یہاں؟.....“

”ہاں۔ یہاں..... شاداب نگر میں..... لیکن تمہیں شرم سے

ڈوب مرنے چاہئے کہ تمہاری موجودگی میں بھی عمران کو سب سے پہلے اس

کا علم ہو!..... اور آج وہ دونوں ایک ہی عمارت میں مقیم ہیں!“

”ٹھیک ہے جناب!“ جولیا کی آواز آئی! ”کیا آپ نہیں جانتے کہ

عمران سرسلطان کا خاص آدمی ہے..... اور سرسلطان محکمہ خارجہ کے

سیکرٹری ہیں! اور وہ اکثر اسے ہم لوگوں پر بھی فوقیت دیتے ہیں!“

”سرسلطان کی کیا حقیقت ہے میرے سامنے!“ عمران بحیثیت

ایکسٹو غرایا! ”جب تک میں چاہوں وہ اس عہدے پر رہ سکتے ہیں!

اچھا اب غیر ضروری باتیں بند۔! تم دونوں جتنی جلد ہو سکیے یہاں

پہنچو!۔۔۔۔۔ پرنس میں تمہارا قیام ہوگا۔۔۔۔۔ میں خود ہی تم سے رابطہ

قائم کروں گا!“

”شائد میں آپ کو دیکھ بھی سکوں!“

”تمہاری یہ خواہش کبھی نہ پوری ہو سکے گی حالانکہ تم نے مجھے ہزاروں

بار دیکھا ہے!“ عمران نے کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا!

شام کی چائے عمران کو پھر خاندان والوں ہی کے ساتھ پینی پڑی !
لیکن جمیل اس وقت بھی ان میں موجود نہیں تھا ! تشکیل نے عمران کو
پھر ٹنا چاہا ! لیکن پھر خاموش رہ گیا ۔

کیونکہ بیگم جعفری اس وقت بہت زیادہ ادا اس نظر آرہی تھیں !
عمران سر جھکائے بیٹھا تھا اور اس کی چائے ٹھنڈی ہو رہی تھی !
دفعۃً اس نے خاموشی سے نیا شغل شروع کر دیا میز پر کہیں
کہیں ایک آدھ لکھیاں بیٹھی ہوئی تھیں ! عمران انہیں کھڑے
کے لئے آہستہ آہستہ چٹکی بڑھاتا اور وہ اڑ جاتیں ! بالکل
ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ وہاں خود کو بالکل تنہا محسوس کر رہا ہو !
تشکیل کے علاوہ اور سمجھی اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے ۔ تشکیل
کے ہونٹوں پر شرارت آمیز مسکراہٹ تھی !

”وہ بہت مشکل کام ہے جناب !“ دفعۃً رضیہ بولی اور عمران کا ہاتھ
جہاں تھا وہیں رک گیا ! پھر بیگم جعفری کے علاوہ اور سب سنسن پڑے
عمران بھی سنسن رہا تھا لیکن اس کی سنسنی میں شرمندگی بھی شامل تھی گویا
وہ چھپتی ہوئی سنسنی کی ایک شاندار ایکٹنگ تھی !

”جی بات یہ ہے کہ !“ وہ احمقانہ انداز میں بولا ”میں
بچپن میں اسی طرح ٹڈے پکڑا کرتا تھا ۔ اپنا سچپن مجھے یاد آیا کرتا
..... مجھے اس وقت تک کی باتیں یاد ہیں جب میں ایک
س کا تھا ۔

”خوب.....!“ بیگم جعفری سنجیدگی سے بولیں!
 ”جی ہاں! لوگوں کو یقین نہیں تھا! — مگر جب میں اس زمانے
 کی باتیں کرنے لگتا ہوں تو میری مئی حیرت زدہ رہ جاتی ہیں.....
 کہتی ہیں!..... ارے..... تو اس وقت صرف چھ ماہ کا تھا!.....“
 ”کمال ہے!.....“ غزالہ حیرت سے آنکھیں مچاڑ کر بولی.....
 لیکن عمران صرف بیگم جعفری ہی سے مخاطب رہا..... وہ کہہ رہا تھا ”مجھے
 اچھی طرح یاد ہے..... جب دو برس کا تھا تو اس عمارت میں آیا تھا.....
 یہ غالباً ۱۹۳۰ء کا واقعہ ہے یہاں صرف ایک بوڑھی عورت رہتی تھی!“
 ”سنسنہ کی بات کر رہے ہیں آپ!“ بیگم جعفری نے پوچھا!

”جی ہاں۔!“
 ”تب پھر یہاں آپ کی حیرت انگیز یادداشت آپ کو دھوکا دے
 رہی ہے!“ انہوں نے مسکرا کر کہا!
 ”یہ ناممکن ہے!“

”یقین کیجئے!..... ہم نے یہ عمارت ۱۹۳۰ء میں ایک بوڑھے
 انگریز سے خریدی تھی! وہ یہاں تنہا رہتا تھا!..... اس کے ساتھ
 کوئی بوڑھی عورت نہیں تھی!“
 ”میں کیسے یقین کر لوں!“..... عمران بڑبڑایا
 ”میر ہی یادداشت!“

”آپ اپنے بیان کے مطابق صرف دو برس کے تھے!“ بیگم
 جعفری مسکرائیں!

”جی ہاں —!“

”تب آپ کی یادداشت پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا! اس اس وقت جوان تھی“
”مجھے افسوس ہے کہ میری یادداشت!.....“ عمران مغموم آواز میں
بڑبڑا کر رہ گیا!

چند لمحے خاموش رہ کر بولا ”اچھا اس بوڑھے انگریز کا نام کیا تھا
”مسٹر گورڈن —!“

”اُٹ.....“ وہ اب مجھے مسٹر گورڈن یاد آ رہا ہے.....!“

”یہاں کوئی مسٹر گورڈن نہیں تھی!“

سیکم جعفری اسے بولنے کا موقع دیتے بغیر لڑکیوں کی طرف دیکھ کر
بولیں ”اس وقت ہم اس کو مٹھی کو خرید کر بڑی مصیبت میں پڑ گئے تھے
تم لوگوں کو کیا یاد ہو گا تم سب چھوٹے چھوٹے تھے!..... جس دن
ہم نے کو مٹھی خریدی اسی دن پولیس نے یہاں چھاپہ مارا.... مگر گورڈن
تو جا چکا تھا!..... بعد کو ہمیں معلوم ہوا کہ وہ انگریز نہیں تھا بلکہ
کسی دوسری سلطنت کا جاسوس تھا! مہینوں پولیس ہم سے پوچھ گچھ
کرتی رہی! عجیب مصیبت تھی۔ رات کو سونے لیٹے ہیں اور پولیس کے
آفیسر باہر دستک دے رہے ہیں! بعض اوقات تو ایسا معلوم ہوتا جیسے
پولیس ہم پر بھی شبہ کر رہی ہو.....“

”وہ جاسوس تھا!“ عمران جبر سے آنکھیں مچاڑ کر بولا!

لیکن سیکم جعفری اس جملے کا جواب دیتے بغیر بولتی رہیں! ”پولیس
والے جب بھی آتے پوری کو مٹھی الٹ پلٹ کر رکھ دیتے! کچھ نہیں تو کم از
کم ڈیڑھ سو بار تلاش کی گئی تھی۔ پھر جب تمہارے پاپانے والے سرے

سے شکایت کی تھی تب کہیں جا کر یہ سلسلہ ختم ہوا تھا! ”
 ”لفظ دائرہ رائے مجھے ایسا لگتا ہے جیسے کوئی مینیڈک یا جامہ
 پہنے چھدک رہا ہو!“ عمران نے بڑی سنجیدگی سے کہا اور سب لوگ
 ہنس پڑے۔۔۔۔۔ عمران کے چہرے پر کبھری ہوئی حماقت میں کچھ اور
 اضافہ ہو گیا تھا۔

”کیا آپ نے سچ مچ انٹیکنڈ میں تعلیم حاصل کی تھی۔!“ بیگم
 جعفری نے پوچھا۔!

”نہیں! بلکہ وہاں تعلیم مجھے حاصل کر گئی تھی!۔۔۔۔۔ خدا نہ لے جائے
 کسی شریف آدمی کو انٹیکنڈ۔۔۔۔۔ یہ تشکیل صاحب تو جانتے ہیں کہ
 وہاں پورے اور بارہ سالے کی چاٹ کھانے کے لئے کتنا بیتاب
 رہا کرتا تھا! وہاں جلیبیاں بھی نہیں ملتی تھیں۔ خدا غارت کرے ان
 انٹرنیٹوں۔۔۔۔۔ مگر اب سنا ہے کہ آجکل وہاں حقے کا خمیرہ بھی
 مل جاتا ہے!“

”ہاں۔۔۔۔۔ مجھے یاد آیا!“ تشکیل ہنسی ضبط کرتا ہوا بولا: ”ایک بار
 تم نے وہاں ایک بڑے ہوٹل میں بینکنگ کا بھرتا طلب کیا تھا!۔۔۔۔۔
 اور بیچارہ دیٹر بینکنگ کا تلفظ صحیح کرنے کی کوشش میں بیہوش ہو گیا تھا!“
 بیگم جعفری ٹرکیوں کی طرف دیکھتی رہیں!۔۔۔۔۔ تشکیل کے
 علاوہ اور سبھی عمران کے متعلق الجھن میں تھے! یہ بات ان کی سمجھ
 میں نہیں آ رہی تھی کہ عمران آدمیوں کے کس ریوڑ سے تعلق رکھتا ہے!
 عمران نے اب پھر چپ سا دھلی تھی۔

رات کے کھانے کی میز پر بیگم جعفری نہیں تھیں! اُن کی طبیعت کچھ
 خراب ہو گئی تھی! لہذا دوسرے حاضرین کی بن آئی تھی! بڑکیاں عمران
 کو بات بات پر پھینچ رہی تھیں!
 وہیں حیرت ہے کہ لندن والوں نے آپ کو واپس کیوں آنے دیا!
 غزالہ بولی!

”مجھے خود بھی حیرت ہے!“ عمران نے بڑی معصومیت سے کہا۔
 ”وہاں اس زمانے میں کسی چڑیا گھر میں کوئی کسٹرہ خالی نہیں تھا“
 تشکیل سنجیدگی سے بولا!

عمران خاموش ہی رہا! وہ آسانی سے تشکیل کی گردن
 لے سکتا تھا لیکن نہ جانے کیوں وہ ان سب کے قہقہوں کا نشانہ بنتا رہا
 غالباً اُن لوگوں کا خیال تھا کہ وہ تشکیل کا کوئی احمق دوست
 ہے جسے وقت گزاری کے لئے تشکیل نے مہمان بنالیا ہے۔ ان دنوں
 گھر کی فضا کچھ ماتمی سی رہی تھی! عمران کے آنے سے قبل یہاں کوئی دل
 کھول کر نہ ہنستا ہوا نہیں دیکھا جاتا تھا! بیگم جعفری کو شاید ان دنوں
 قہقہوں سے نفرت ہی ہو گئی تھی! اسی لئے وہ زیادہ تر دوسروں سے
 الگ تھلک رہتی تھیں!

اس وقت رات کے کھانے پر اُن کی عدم موجودگی میں سبھی دل
 کھول کر سنسن رہے تھے حتیٰ کہ جمیل کی بیوی رضیہ بھی اپنی ازدواجی زندگی
 کے پیچیدہ مسائل کو فراموش کر کے بے تحاشہ قہقہے لگا رہی تھی! ٹھیک

اُسی وقت جمیل کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔ وہ تنہا تھا! اُسے دیکھ کر سبب خاموش ہو گئے۔

”اجی کہاں ہیں!“ اس نے آہستہ سے پوچھا۔
 ”اپنے کمرے میں!“ غزالہ بولی ”ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔“
 ”اوہ۔۔۔۔۔ اچھا! مگر وہ مجھ سے خفا ہیں۔۔۔۔۔ بہر حال اس وقت میں تم سب لوگوں کے پاس ایک درخواست لے کر آیا ہوں!“
 کوئی کچھ نہ بولا! ان کی نگاہیں جمیل کے چہرے پر تھیں۔
 آپ تشریف رکھئے نا!۔۔۔۔۔“ عمران اپنی کرسی چھوڑ کر اٹھتا ہوا
 ”اوہ! وہ کہنا ختم کر چکے تھے! اور اب انہیں کافی کا انتظار تھا!“
 ”آپ تشریف رکھئے۔۔۔۔۔! صاف کیجئے گا! آپ میرے لئے
 اجنبی ہیں! شکیل میاں نے بھی آپ کا تعارف نہیں کرایا!“
 ”ارے۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ میرا تعارف!۔۔۔۔۔ عمران ہے۔۔۔۔۔!“

یعنی کہ میرا نام عمران ہے!“
 ”بڑی خوشی ہوئی آپ سے مل کر۔۔۔۔۔ تشریف رکھئے! آپ
 یقیناً شکیل کے قریبی دوستوں میں سے ہیں!“
 ”جی ہاں۔۔۔۔۔ مجھے اس کا۔۔۔۔۔ خضر حاصل ہے۔۔۔۔۔!“
 عمران بیٹھتا ہوا بولا!

”فخر خباب!۔۔۔۔۔ رضیہ نے ٹوکا!
 ”ارے۔۔۔۔۔ تو میں نے کیا کہا تھا!۔۔۔۔۔“ عمران نے بوکھلا کر کہا!
 ”آپ ڈیوٹ ہیں خاموش رہیئے!“ شکیل بولا چند لمحے جمیل کو
 گھورتا رہا پھر اس سے پوچھا! ”آپ کیا کرنا چاہتے ہیں!“

”آخر تم لوگ اسٹارٹیا سے نفرت کیوں کرتے ہو! اس سے ملو! سمجھنے کی کوشش کرو! آج تک میری نظروں سے اتنی ذہین عورتیں گزری ہیں۔ کیا اس سے پہلے بھی کچھ عورتیں آپ کی نظروں سے گزر چکی ہیں؟“
نے طنز آمیز لہجے میں پوچھا!

اوہ.... ایک بیک جیل اس طرح سمٹ گیا جیسے رصنیہ نے اسے تھپڑ مارا ہو!..... اس کے چہرے پر اضمحلال طاری ہو گیا۔ وہ چند لمحے سر جھکائے خاموش بیٹھا رہا۔ پھر ہونٹوں ہی ہونٹوں میں کچھ بڑبڑاتا ہوا اٹھ گیا!..... لیکن ابھی دروازے سے باہر نہیں نکلا تھا کہ عمران اس کی طرف جھپٹا!..... پھر وہ دونوں ساتھ ہی ساتھ کمرے سے باہر نکلے!

”فرمائیے! جمیل راہداری میں رک گیا!.....“

”آپ کو دیکھ کر نہ جانے کیوں.... میلر دل آپ کی طرف کھینچتا ہے.... آپ نے بُرا تو نہیں مانا!..... اُٹ فوہ..... دیکھئے میں کتنا بیوقوف آدمی ہوں.... اگر آپ کو میری حرکت پر غصہ آئے تو مجھے معاف کر دیجئے گا!“

”میں نہیں سمجھا! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں!.....“

”مجھے زیادہ پڑھنے لکھنے والوں سے بڑی محبت ہے! شکیل

نے بنایا تھا کہ آپ بہت پڑھتے ہیں!“

”نہیں کچھ اتنا زیادہ نہیں!“ جمیل ہنسنے لگا! پڑھنے کے لئے

اگر عمر جاوداں بھی ملے تو کم ہے!“

”سبحان اللہ — کتنا عظیم..... اور فلسفیانہ خیال ہے!“

”آپ کو فلسفے سے دلچسپی ہے!“

”بہت زیادہ —!“

”تب تو حیرت ہے کہ شکیل سے آپ کی دوستی کیونکر ہوئی!“

”میرے مفرد کی خرابی جناب ————— وہ مجھے بالکل الو

سمجھتا ہے!“

”اوہو —! —! آئیے تو ہم یہاں کھڑے کیوں ہیں!“

میں آپ کو اپنا کچھ ورک دکھاؤں گا!“

”میری خوش نصیبی ہے —! چلئے!“ عمران بڑبڑاتا ہوا اس

کے ساتھ چلنے لگا!“ میری سب سے بڑی خواہش یہی ہے کاش اپنے

یہاں بھی کوئی اور پجنل تھنکر پیدا ہو سکے!“

”ہر ذی ہوش آدمی کی یہی خواہش ہونی چاہیئے!“ جمیل نے

کہا!“ مگر مشکل تو یہ ہے کہ ہم من حیث القوم احساس کمتری

کا شکار ہیں!“

”جی ہاں اور کیا —؟“

”آپ شکیل کے بے تکلف دوستوں میں سے ہیں!“

”جی ہاں —! شکیل مجھ سے بہت زیادہ بے تکلف ہیں!“

”یا آپ میرے لئے اسے کچھ سمجھا سکیں گے!“

”کیوں نہیں! ضرور ضرور!“

”ٹھہریئے! ہم اطمینان سے بیٹھ کر باتیں کریں گے۔ میرا خیال ہے

آج صبح آپ بھی امان پر تھے۔ جب شکیل نے اسٹارٹ کیا

گفتگو کی تھی!“

”اسٹارٹیا!“ عمران نے اس انداز میں دہرایا جیسے

مطلب اس کی سمجھ میں نہ آیا ہو!

”جی ہاں! وہ عورت جو میرے ساتھ تھی!“

”اوہو! — وہ انگریز عورت!“

”انگریز نہیں! سوئٹس ہے!“

”اچھا..... اچھا..... جی ہاں!..... میں نے اسے دیکھا“

”وہ بہت ذہین عورت ہے! چند دنوں کے لئے مہمان ہوئی“

لیکن گھر والوں کو یہ پسند نہیں ہے!“

”ارے یہ وہی عورت تو نہیں! جس کے متعلق شکیل نے بچے

بتایا تھا کہ وہ ہاتھ دیکھ کر مستقبل کے بارے میں پیش گوئی کرتی ہے

اور چراغ کی لو پر رگوں سے ملاقات کراتی ہے!“

”جی ہاں! لیکن مجھے اس مشن سے کوئی دلچسپی نہیں ہے! میں تو

اس کی علم دوستی اور ذہانت کا قدردان ہوں!.....“

”پھر میں شکیل کو کیا سمجھاؤں! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں!“

جمیل نے کوئی جواب نہ دیا! ایک کمرے کے دروازے سے پردہ

ہٹاتے ہوئے اس نے عمران کو اندر چلنے کا اشارہ کیا!

یہ کمرہ کافی کشادہ تھا! مگر عمران کی سمجھ میں نہ آ سکا کہ وہ لائبریری

تھی یا خواب گاہ! یہاں ایک طرف ایک پینٹ بھی تھا جس پر لسنز موجود

تھا! اور چاروں طرف دیوار سے بڑی بڑی الماریاں لگی کھڑی تھیں

ان الماریوں میں کتابیں تھیں! ایک طرف ایک بڑی میز پر اخبارات

اور رسائل کے ڈھیر تھے!۔

”اشرف رکھئے!“ جمیل نے پانگے سے قریب پڑھی ہوئی کرسی
پر اشارہ کیا!

عمران مبیجہ گیا!

پھر جمیل نے خود ہی گفتگو کا سلسلہ شروع کیا!

”میرے خاندان کی عورتیں اسٹارٹیا سے نفرت کرتی ہیں اور
اسٹارٹیا چاہتی ہے کہ وہ اس ملک کی عورتوں سے یہاں کے
مرد و راج کے متعلق معلومات حاصل کرے!“
”قدرتی بات ہے!“

”لیکن میرے گھر کی عورتیں اس کی صورت تک دیکھنے کی روادار
نہیں ہیں!.... آپ خود سوچئے! وہ مجھ سے کہتی ہے کہ تمہارے گھر
والے تمہاری طرح خوش اخلاق کیوں نہیں ہیں!....“

”عزیز کہتی ہوگی — لیکن آپ کی بیگم! میرا خیال ہے! وہ اسے
قطعی پسند نہیں کرتیں!“

”آپ نے سنا تھا!.... رعبیہ کا جملہ!“ جمیل مایوسانہ انداز میں
بولتا! عورت اپنی ذہنیت نہیں بدل سکتی خواہ وہ کتنی ہی تعلیم یافتہ
کیوں نہ ہو! وہ سمجھتی ہے شاید میں اسٹارٹیا سے جنسی تعلقات
رکھتا ہوں!“

”نہیں رکھتے آپ!“ عمران نے حیرت سے پوچھا!

”ہرگز نہیں!....“

”لاحول ولا قوتہ —“ عمران برا سامنے بنا کر بولا!

”دیکھو جناب!....“

”ارے تو پھر کیا ذہانت چلنے کی چیز ہے!“

”معاف کیجئے گا آپ عجیب آدمی ہیں!“

”عجیب ترین کہئے!“ عمران سر ہلا کرہ بولا! ”عورتوں کے ساتھ بیکار وقت ضائع کرنے سے کیا نا اذہ..... اب بھی ہے..... کیا نام اسٹار کٹیار..... نہیں بہر حال جو کچھ بھی نام ہو!“

”اسٹار ٹیا۔“ جمیل بڑبڑایا!

”جی ہاں۔ جب سے میں نے اسے دیکھا ہے! پتہ نہیں کیا

ہو رہا ہے میرے سینے میں.....!“

”میں نے آپ کو سمجھنے میں غلطی کی تھی!.....“ جمیل نے بالوں

سے کہا!..... ”اگر آپ جانا چاہیں تو جا سکتے ہیں!“

”میں نہیں سمجھتا کہ آپ نے مجھے سمجھنے میں غلطی کی ہے!“ عمران

نے خوش اخلاقی سے کہا! ”اسٹار ٹیا سے میرا تعارف کرا دیجئے!“

”آپ ہوش میں ہیں یا نہیں!..... جمیل غصیلی آواز میں بولا!

”میں بالکل ہوش میں ہوں!..... ابھی میرا عشق تیسرے

ایسٹج میں نہیں پہنچا!“

”آپ تشریف لے جایئے یہاں سے! اگر آپ تشکیل کے مہمان

نہ ہوتے تو.....!“

ٹھیک اسی وقت کسی نے دروازہ پر دستک دی!

”آجاؤ۔“ جمیل عمران کو خوشخوار نظروں سے گھورتا ہوا بولا!

ایک نوکر کمرے میں داخل ہو کر بولا ”میں صاحب آپ کو یاد

کمر رہی ہیں !

”اچھا!“ جمیل اٹھتا ہوا بولا! اسی کے ساتھ عمران بھی وہ راہداری ہی میں تھے کہ انہیں ایک چیخ سنائی دی!..... اور جمیل بے تحاشہ آواز کی طرف دوڑنے لگا! پھر عمران نے اُسے ایک کمرے میں داخل ہونے دیکھا۔ اور اُسی کمرے سے پھر کسی عورت سے چیخنے کی آواز آئی!..... عمران بھی جھپٹ کر جمیل کے پیچھے ہی پیچھے کمرے میں داخل ہوا!۔

کمرے میں ایک چھوٹی میز پر تین چراغ روشن تھے!..... اسٹارٹا سامنے والی دیوار سے لگی کھڑی تھی!.....

”کیا بات ہے!.....“ جمیل نے گہرائے ہوئے لہجے میں پوچھا لیکن نہ تو رٹیلانے کوئی جواب دیا اور نہ اس کے جسم ہی میں حرکت ہوئی۔ دونوں اس کے قریب پہنچ چکے تھے!..... عمران نے دیکھا کہ رٹیلان کا چہرہ پسینے میں ڈوبا ہوا ہے اور آنکھیں اس طرح پھیلی ہوئی ہیں جیسے اسے کوئی خوفناک چیز نظر آگئی ہو! وہ پلکیں بھی جھپکاتا ہی تھی اور اس کی آنکھیں تینوں چراغوں پر جمی ہوئی تھیں!۔ یہ سیاہ رنگ کے تین دیسے تھے! جن میں نیل میں ڈوبی ہوئی تین روئی کی ٹبیاں روشن تھیں!

جمیل نے پھر اسے مخاطب کیا! انداز بالکل ایسا ہی تھا جیسے وہ دُور سے کسی آدمی کو پکار رہا ہو! دفعتاً اسٹارٹا پوٹک پڑی اور پھر کیکپاتی ہوئی آواز میں بولی ”اوہ..... مسٹر جمیل..... خدا کے لئے ان چراغوں کو بجھا دو..... بجھا دو!“

”کیا بات ہے۔“

”سجھا دو!“ اسٹار ریٹا دونوں آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر گنجی! جمیل چراغوں کی طرف مڑا اور جھبک کہ چھوٹکیں مارنے لگا۔
لیکن وہ اُن میں سے ایک کو بھی نہ سجھا سکا! چھوٹکیوں کی زد پر آئی ہوئی لوہیں منتشر سی ہوتی ہوئی معلوم ہوتیں۔ لیکن پھر اپنی اصلی حالت پر آجاتیں!

پھر عمران نے جمیل کو پیچھے ہٹتے دیکھا! اس کے چہرے پر خوف کے آثار نظر آنے لگے تھے۔ عمران کو حیرت ضرور ہوئی تھی۔ لیکن اُس نے خود اُن چراغوں کو سجھانے کی کوشش نہیں کی تھی۔ اُس نے اسٹار ریٹا کی طرف دیکھا، جو اپنے چہرے پر سے ہاتھ تھکی اور اب پھر اس کی حالت پہلے کی سی نظر آ رہی تھی! دفعۃً اس نے چیخ کر کہا۔

”نکلو یہاں سے نکلو جلد ہی!“

اور خود بھی دروازے کی طرف بھپٹی! جمیل اُس کے پیچھے محقا! عمران بھی چپ چاپ باہر نکل آیا۔ اسٹار ریٹا نے کچھ ایسے انداز میں دروازہ بند کیا جیسے کمرے سے کوئی چیز نکل کر اُس پر حملہ کرنے والی ہو۔

عمران خاموشی سے سب کچھ دیکھتا رہا! اسٹار ریٹا اور جمیل دونوں طرح خوفزدہ نظر آ رہے تھے! جمیل اُسے سہارا دے اپنی خواب گاہ کی طرف لے جانے لگا! عمران اُس کے پیچھے چلتا رہا۔ دفعۃً جمیل اُس کی طرف مڑ کر بولا۔

”آپ کہاں آرہے ہیں!....“

”میرے لائق کوئی خدمت“ عمران نے بڑے سعادتمندانہ انداز میں پوچھا
 ”جی نہیں!.... آپ جا سکتے ہیں!“ جمیل نے بڑے زہریلے لہجے میں
 کہا! عمران جہاں تھا وہیں رک گیا۔ اس کے ہونٹوں پر ایک شرارت آمیز
 سی مسکراہٹ تھی! جمیل نے اسٹارٹ کیا سمیت خوابگاہ میں داخل ہو کر
 دروازہ بند کر دیا! —



عمران نے فون پر نمبر ڈائل کئے اور دوسری طرف سے اس کی
 ماتحت جو لیانا فطر واٹر کی آواز آئی! —
 ”ایلیس ٹو اسپیکنگ!“ عمران بھرائی ہوئی آواز میں بولا!
 ”بس سر!“

”میں صبح سے کئی بار رنگ کر چکا ہوں!“
 ”جی ہاں! میں جعفری منزل کے متعلق معلومات فراہم کر رہی تھی!“
 ”کیا معلوم کیا!“

”۱۹۳۰ء میں خان بہادر عقیل جعفری نے یہ عمارت ایک غیر ملکی
 سے خریدی تھی جو خود کو انگریز ظاہر کرتا تھا! اور شاداب نگر ولے اسے
 ایک ماہر انجینئر کی حیثیت سے جانتے تھے!.... لیکن حقیقت یہ تھی کہ
 جرمن جاسوس تھا! جو پہلی جنگ عظیم کے زمانے ہی سے یہاں رہا
 یہ راز اس وقت کھلا جب وہ اس عمارت کو فروغ
 کے غائب ہو چکا تھا!....“

”ٹھیک ہے!..... میری معلومات اس سے مختلف نہیں ہیں
 عمران بولا! ”لیکن پولیس اس عمارت کی تلاشی کیوں لیتی رہی تھی!“
 ”مجھے ابھی تک نہیں معلوم ہو سکا!“
 ”معلوم کرو! یہ بہت ضروری ہے!“

”وہاں ٹی محقری بی کو ایک نظر دیکھنا چاہتی ہوں جناب! کیا وہ بہت
 تھی ہے!“

”نہیں تمہاری ہی جیسی عمر ہو گی۔“ عمران نے جواب دیا!
 ”وہاں یقین نہیں کر سکتی! جناب!“

”خود جا کر دیکھ لو!“ عمران بولا! ”اُن لوگوں کی میٹروں میں مل کر چلی
 جاؤ جو اس سے اپنے مستقبل کے متعلق کچھ معلوم کرنا چاہتے ہیں!“
 ”وہ بہت بہتر! میں اُسے قریب سے دیکھوں گی! مگر اس کا یہ مطلب
 نہیں ہے کہ مجھے آپ کے بیان پر یقین نہیں آیا۔ بات دراصل یہ ہے
 کہ یورپ میں ٹی محقری بی کا نام بہت عرصے سے سنا جاتا ہے! اس
 حساب سے اسے کم از کم ڈیڑھ سو سال کی ہونا چاہیے!“

”کیا تمہیں نہیں معلوم کہ اس گروہ پر حکومت کرنے والی ٹی محقری
 بی کہلاتی ہے! خواہ اس کا پیدائشی نام کچھ ہو!..... دوسری جنگ
 عظیم کے زمانے میں یہ گروہ ٹوٹ گیا تھا!..... اور اس زمانے کی ٹی
 محقری بی اپنے ایک دلیر ترین ماتحت الفالسنے کے ساتھ جرمنی سے
 فرانس بھاگ گئی تھی! پھر اس نے وہاں ایک جرمن جاسوسہ کے فرائض انجام دیئے
 دوسری جنگ عظیم میں فرانس کی تباہی کی ذمہ دار زیادہ تر یہی عورت رہی
 تھی! — ایک بار اچانک اس کی موت کی خبر بھی مشہور ہو گئی تھی۔“

الحمد لله رب العالمین
الحمد لله رب العالمین

لیکن اس کی صداقت میں دنیا کے سارے ممالک کو شبہ ہے کیونکہ آج تک اس کی موت کا کوئی ٹھوس ثبوت نہیں مل سکا۔

”تو اس عورت کی پہچان کیا ہے جناب!“ دوسری طرف سے آواز آئی

”سب سے بڑی پہچان یہی ہے کہ اس کی کوئی پہچان نہیں ہے! اگر تم اس کا علیحدہ لکھتے بیٹھو تو تمہیں دانتوں پسینہ آجائے...! تم اس کا صحیح علیحدہ نہیں بیان کر سکتیں! قریب سے وہ کچھ معلوم ہوتی ہے دور سے کچھ معلوم ہوتی ہے! مختلف پہلوؤں سے بالکل مختلف نظر آئے گی!“

بڑی عجیب بات ہے!“

”تم دیکھو تو اسے!... نہایت آسانی سے دیکھ سکتی ہو! مفقود معلوم کرنے کی جھڑکے ساتھ تم جعفری منزل تک پہنچ سکتی ہو! دو کو ایک سوئٹس عورت ظاہر کرتی ہے — تم بھی سوئٹس ہو! لہذا اس سے کھل مل بھی سکتی ہو!“

”بہت بہتر جناب! میں ایسا ہی کروں گی!“

عمران نے سلسلہ منقطع کرنے کا ارادہ کیا! مگر پھر رک گیا!

”ہیلو! ہیلو!“

”یس سر!“

”اب تم لوگ اس ہوٹل کو چھوڑ کر ایمپائر میں آ جاؤ!“

”بہت بہتر جناب!“ دوسری طرف سے آواز آئی اور عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا!

۸

اُسی شام کو عمران نے تشکیل کو بڑی بدحواسی کے عالم میں دوڑتے دیکھا

عمارت کے اُس کھتے سے اُتر رہا تھا جہاں جمیل رہتا تھا!
 ”اوہ — عمران —!“ وہ اسے جھنجھوٹا بٹوا... بولا ”جمیل بھائی
 رے میں ہیں! چلو.....!“

پھر وہ اس کا ہاتھ کپکپ کر کھینچتا بٹوا اسی طرف لے جانے لگا! بدھر
 دوڑتا بٹوا آیا تھا!“

”کیا بات ہے! کچھ بتاؤ گے بھی!“

”وہ اپنی خواہگاہ کا دروازہ اندر سے پیٹ پیٹ کر چنچ رہے ہیں
 میں نے روشندان سے دھواں نکلتے دیکھا ہے!“

راہداری کے موڑ پر عمران کو بھی جمیل کی چنچیں سنائی دیں!
 نگاہ کا دروازہ بند تھا! اور اسے اندر سے پٹیا جا رہا تھا!
 روشندان سے دھواں نکل کر فضا میں چکر ا رہا تھا!

دو دروازہ اندر سے بند ہے!“ عمران نے کہا!
 ”وہ پتہ نہیں کیا معاملہ ہے! خدا کے لئے جلدی کرو!“ شکیل
 مچھولا بٹوا تھا!

”اندر سے کھولو!“ عمران دروازے پر ہاتھ مار کر چیخا!
 ”میں نہیں کھلتا!“ جمیل گھٹی گھٹی سی آواز میں بولا!
 ”اچھا! پیچھے پیٹ جاؤ.... دروازے سے الگ ہٹو!“
 عمران نے پانچ پچھ قدم پیچھے پیٹ کر بائیں شانے سے دروازے پر
 یں مارنی شروع کر دیں! دروازہ کے پاٹ چڑھ کر ٹوٹ گئے!
 ”دھواں بھاڑتا تھا!“ اور جمیل کی کتابوں کی الماریاں
 ٹرا دھڑجل رہی تھیں! شکیل نے جمیل کو کھینچ کر باہر نکالا!

..... وہ اسٹارٹیا بھی ہے اندر
 سپریمس ٹھہریے! تشکیل کہتا ہوا پھر اندر گھس گیا...
 اس بار میاں کا منظر پہلے سے بھی زیادہ حیرت انگیز تھا... اسٹارٹیا
 کی پرچیت پڑی تھی اور عمران اسی کے قریب اس طرح آنکھیں بند
 تھے اور ہاتھ جوڑے دو زانو بیٹھا ہوا تھا جیسے پوچھا کر رہا ہو اور اس
 سے سر بردھواں چکر آتا پھر رہا تھا!

”یہ کیا کر رہے ہو! تشکیل بدحواسی میں چیخا!
 دوپوچھا!.....“ عمران انگریزی میں بڑبڑایا۔ ایک جلتی ہوئی الماری
 ہم دونوں پر دھکیل دو پھر میں دیکھوں گا کہ رقیب روسیہ کہاں تک
 پہنچا راتاقب کر سکتا ہے!“

وہ خدا کے لئے!“ تشکیل بے بسی سے بولا!“ کیا تم پاگل ہو گئے
 آگ پورے کمرے میں پھیل رہی ہے.....!“

”پھیلنے دو!..... جاؤ میاں سے!“ عمران پھر انگریزی میں بولا ”تم
 برے رقیب کے بھائی ہو!..... اس لئے میں تم سے بھی نفرت کرتا
 ہوں! میں خود ہی اسٹارٹیل کے کپڑوں میں آگ لگا کر یہیں جل مروں گا!“
 دفعتاً اسٹارٹیا نے کراہ کر روٹ بدلی اور پھر یک بیک بوکھلا کر
 اٹھ بیٹھی! مگر عمران کی حالت میں اتنی تبدیلی ہوئی کہ اب اُس کی
 آنکھیں کھل گئی تھیں!..... اسٹارٹیا نے سہمی ہوئی نظروں سے
 چاروں طرف دیکھا اور پھر اچھل کر دروازے کی طرف بھاگی!

”خدا سمجھے تم سے!“ عمران دانت پیس کر بولا ”تشکیل کے بچے! آخر سہونا
 رقیب کے بھائی!“ پھر اپنے چہ ملازم ہاتھوں میں پانی کی بالٹیاں لٹکائے ہوئے

اندر گھس آئے.....

آگ پر جلد ہی قابو پا لیا گیا..... تین الماریاں جل کر راکھ کا
ڈبیر سو چکی تھیں؛ دو گھنٹے بعد — جمیل عمران کا شکریہ ادا کر رہا تھا
”اوہ — اتو کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میں اپنی محبوبہ کو جل کر مرنے
دیتا؟“ عمران بڑا سامنے بنا کر بولا!..... اور شکیل ہنسنے لگا!

اس وقت کمرے میں بیگم جعفری بھی موجود تھیں! انہوں نے عمران کے
اس جملے کو بڑی حیرت سے سننا رضیہ کے چہرے پر اب بھی ہواٹیاں اُڑ
رہی تھیں اور وہ قطعی خاموش تھی! غزالہ اور روحی آہستہ آہستہ سرگوشیاں
کر رہی تھیں! ان میں اسٹارٹیا موجود نہیں تھی!
”کیا تم اب بھی اس عورت کو یہاں سے نہیں نکالو گے؟“ بیگم جعفری
نے جمیل سے کہا۔

”یہ کیسے ممکن ہے امی!“ جمیل نے مغموں آواز میں جواب دیا! ”میں
خود ہی درخواست کر کے اسے یہاں لایا تھا! اب میں کس منہ سے کہہ
سکتا ہوں! لیکن اگر وہ خود ہی جانا چاہے گی تو میں اسے روگوں گا
نہیں — آپ یقین کیجئے!“

”جمیل کیوں میری زندگی کے پیچھے پڑے ہو!“
”امی — خدا کے لئے سمجھنے کی کوشش کیجئے!“
یہ شرافت سے لبید ہے کہ میں اسے یہاں سے چلے جانے کو کہوں —
ویسے میرا خیال ہے کہ اب وہ خود بھی یہاں نہ رہے گی!“

”یہ آپ کس بنا پر کہہ رہے ہیں!“ شکیل نے سرد لہجے میں پوچھا!
”اچھا بس!“ جمیل ہاتھ اٹھا کر بولا! ”میں بحث نہیں کرنا چاہتا!“

خبر

پھر وہ اس کمرے سے چلا گیا !
 بیگم جعفری نے ایک طویل سانس لی اور نڈھال سی ہو کر آرام کرسی
 میں گر گئیں !

شکیل کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے ! ” دفعتاً عمران نے اُن سے پوچھا
 ” جی — ! ” بیگم جعفری سیدھی بیٹھتی ہوئی بولیں ! ” میں آپ کا
 سوال نہیں سمجھی ! ”

” یعنی ! کیا یہ حضرت آپ کے فرمانبردار ہیں !
 ” مجھے کسی سے بھی فرمانبرداری کی خواہش نہیں ہے ! لیکن میں انہیں
 غلط راہوں پر نہیں دیکھ سکتی ! ”

” دیار تم کہاں کی باتیں بے بیٹھے ! شکیل جلدی سے بولا ! ” آخر
 یہ دونوں کمرے میں کیا کر رہے تھے ! آگ کیسے لگی — ! اسٹارٹیا
 بیہوش کیوں ہو گئی تھی ! ”

” اب تک جو کچھ بھی ہوا۔ میں اس پر خاک ڈالتا ہوں ! بس اب
 تم دونوں مجھائی رہنا سے دستبردار ہو جاؤ ! وہ میری ہے اور ہمیشہ میری
 ہی رہے گی ! ”

بیگم جعفری اس جملے پر ہکا بکا رہ گئیں ! وہ اس طرح آنکھیں مچاڑ
 کر عمران کو گھور رہی تھیں۔ جیسے اس کے سر پر سینگ نکل آئے ہوں !
 ” ادہ — امی ! ” شکیل بے ساختہ ہنس پڑا۔ ” آپ اسکی باتوں
 میں نہ آئیے ! یہ اس صدی کا سب سے بڑا مفکار آدمی ہے ! ”

خدا جانے تم لوگ کیا کر رہے ہو ! ” بیگم جعفری نے اکتائے ہوئے
 انداز میں کہا اور اٹھ کر چلی گئیں ! اُن کے ساتھ ہی رضیہ بھی اٹھی تھی !

لیکن غزالہ اور روحی وہیں بیٹھی رہیں!

”تم کیوں فضول بکواس کر رہے ہو!“ شکیل نے عمران سے کہا!
 ”بائیں —! یہ بکواس ہے!“ عمران آنکھیں مچاڑ کر بولا ”یہ میری
 زندگی اور موت کا جواب ہے..... ن نہیں..... سوال ہے.....!“
 ”تم لوگ جاؤ! شکیل نے لڑکیوں کی طرف دیکھ کر کہا!.....
 وہ بُرا سامنہ بنائے ہوئے طوعاً و کرہاً اٹھیں اور باہر چلی گئیں!
 ”اب بکواس کیا بک رہے تھے!“ شکیل عمران کو گھونٹ دکھاتا
 ہوا بولا!

”میں یہ کہہ رہا تھا کہ فی الحال اُن دونوں کو اُن کے حال پر
 چھوڑ دو!“

”مگر آگ کیسے لگی تھی۔!“

”آٹھ بجے تک میں تمہیں تباہوں گا! عمران سر مل کر بولا!“ لہذا
 اس سے پہلے مجھے بادر کرنے کی کوشش نہ کرو!“
 ”تم نے ابھی تک کچھ بھی نہ کیا! وہ پچھلی رات کو بھی تقریباً دو
 بجے عمارت میں چکراتی پھر رہی تھی!“

”یقیناً ایسا ہوا ہو گا!“ عمران سر مل کر بولا!“ اور اس وقت
 ”نک ہوتا رہے گا جب تک کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو جائے!“
 ”کاش تم اس مقصد ہی پر روشنی ڈال سکتے!“ شکیل بولا!
 ”وہ ابابیل کے انڈے تلاش کرتی ہے! اب بس مجھے زیادہ
 بورنہ کرو! ورنہ وہ اور نہ جانے کیا کیا تلاش کرنے لگے گی۔!“
 ”شکیل خاموش ہو گیا! — عمران بھی کچھ سوچنے لگا تھا!

”ارے خدا تم سے سمجھے!.....“ عمران سرپیٹنے کے لئے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہوا بولا ”تمہارا یہاں کیا کام“ اس کے سامنے جو لیانا فٹنر واٹر کھڑی بڑے دلفریب انداز میں مسکرا رہی تھی!..... جعفری منزل کے پائیں باغ کی ایک روش پر دونوں میں ٹڈ بھڑ ہوئی تھی!.....

”میں اپنے مقدر کا حال معلوم کرنے آئی ہوں!.....“

”مگر کیا تم نے بچا ملک پر وہ بورڈ نہیں دیکھا جس پر تحریر ہے کہ مس اسٹارٹیا بیمار ہو گئی ہیں اس لئے کسی سے نہیں مل سکتیں!“

”مجھ سے وہ ضرور ملے گی! میں اس کی ہموطن ہوں۔“ جولیا نے جواب دیا!۔

”کیا تم تنہا ہو!.....“ عمران نے پوچھا!

”تمہیں اس سے کیا سروکار.....!“

”میں تمہیں اندر نہیں جانے دوں گا۔!“

”دیکھتی ہوں کیسے روکتے ہو!.....“

”میرے پاس ایک خفیلا ہے اس میں تقریباً ڈیڑھ ہزار شہد کی مکھیاں ہیں!.....“ ”تم ویسے ہی کافی شہد واقع ہوئی ہو!.....“

”اگر تم نے ذرہ برابر بھی بیہودگی کی تو!..... جھکتو گے!..... کیپٹن جعفری باہر موجود ہے.....“

”اس کی موچھیں مجھے پسند ہیں!“ عمران سر ملکہ بولا ”تم مجھے بالکل اچھی نہیں لگتیں!.....“

عمران دونوں ہاتھ پھیلا کر کھڑا ہو گیا! روش تنگ محسوس ہوئی کہ دونوں طرف مہندی کی باڑھیں تھیں! راستہ مسدود ہو گیا تھا۔

”میں سچ کہتی ہوں! تمہیں پچھنا نا پڑے گا!“

میں تم سے شادی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا!“ عمران مالوسانہ انداز میں سر ہلک کر بولا۔ ”ویسے اگر تم اپنی آمد کا مقصد بتا دو! تو شاید میں راستے سے ہٹ جانے کے امکانات پر غور کرنا ضروری سمجھوں۔“

”یہاں تمہاری موجودگی کیا معنی رکھتی ہے!“ جو لیانے پوچھا!

”میں یہاں مینیڈکوں کے عروج و زوال پر غور کرنے کے لئے

اکٹھا ہوا ہوں!“

”اور میں اس لئے آئی ہوں کہ تمہیں مینیڈکوں کا لیڈر بنا کر کسی

گندے تالاب میں دھکا دے دوں!“

”گندے تالاب میں تو میں اس چوہے کو دھکا دوں گا جو خواہ مخواہ

میرے پیچھے پڑ گیا ہے!“ اس میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ سامنے آ سکے

آخر کب تک ایک نہ ایک دن..... تم جانتی ہو نا! میں عمران ہوں.....

تمہیں کئی بار میرا تجربہ ہو چکا ہے!“

جو لیانے کچھ سوچنے لگی پھر مسکرا کر بولی ”کیا اس عمارت کے مکینوں

سے تمہارے تعلقات ہیں!“

”یہ عمارت — ہاں! — یہاں میرا ایک دوست رہتا ہے تشکیل حقیری!“

”اور یہ اسٹارٹ اپ تمہاری ہی ایدہ پر یہاں آئی ہے۔!“

”ہاں — بالکل..... کیونکہ میں اس سے وجہ کرنے لگا ہوں

..... کیا کہتے ہیں اسے یعنی وہ جس میں راتوں کو نیند نہیں آتی.....

کچھ ہائے دائے بھی کرنی پڑتی ہے.....!“

”تم جیسے ڈفر کو وہ کبھی نہیں ہو سکتی!.....“ جو لیا مسکرا کر بولی!

”تم بھلا میرے دل کا حال کیا جان سکتی ہو!“ عمران نے آنکھیں

نکال کر غصیلے لہجے میں کہا!

جو لیا کچھ کہنے ہی والی تھی کہ شکیل اسی روش میں آنکلا! عمران ابھی

نکب اسی طرح ہاتھ پھیلائے کھڑا تھا! شکیل تیز قدموں سے چلتا ہوا

ان کے قریب پہنچ گیا!

”ادہ — نہیں!“ عمران دونوں ہاتھ گرا کر اس کی طرف مڑا اور

اردو میں بولا ”یہ دیکھو! یہ لڑکی بھی اسٹارٹیا ہی کی طرح سوئس ہے

کیسی لگتی ہے تمہیں!“

شکیل اس غیر متوقع سوال پر پوکھلا گیا! جو لیا بھی کم حسین نہیں تھی!

”تم یہاں کیا کر رہے ہو —!“ شکیل نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا

”مڑے کر رہا ہوں! اگر تم اس لڑکی کو مہمان بنا لو تو تمہاری امی

کا ہارٹ فیل ہو سکتا ہے!“

”وہ کیا بکتے ہو!.....“

”تجربے کے طور پر میری جان —!“

”بکو اس مت کرو! — تباؤ! یہ کون ہے!“

جو لیا اردو نہیں سمجھ سکتی تھی! اس نے اکٹا کر کہا ”میں مس

اسٹارٹیا سے ملنا چاہتی ہوں!“

”ادہ —! آپ نے وہ بورڈ نہیں دیکھا!“ شکیل گڑبڑا کر بولا!

”میں اس کی سموطن ہوں! وہ مجھ سے بہر حال میں ملے گی!“

”اچھا دیکھئے! میں اطلاع پہنچاتا ہوں! آپ کا کارڈ!....“
جو لیا وینٹی بیگ سے اپنا کارڈ نکالنے لگی۔
شکیل اس کا کارڈ لیتا ہوا بولا ”چل کر بیٹھئے اندر۔ یہاں اس
طرح کھڑے رہنا تو اچھا نہیں معلوم ہوتا!“
”یہ آدمی میرا راستہ روکے ہوئے ہے!“ جو لیا عمران کی طرف
دیکھ کر سنجیدگی سے بولی!
”کیا پہلے سے تمہاری جان پہچان ہے۔“ شکیل نے عمران
سے اردو میں پوچھا!
”ہرگز نہیں!..... ویسے یہ لڑکی مجھے تمہارے لئے اچھی لگتی
ہے اگر اسے مہمان بنانے کا ارادہ ہو تو میں اس کو اسٹارٹیا سے نہ ملنے دوں
”تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے!“ شکیل جھنجھلا گیا! پھر اس نے
جو لیا سے انگریزی میں کہا ”آئیے چلئے!“
عمران ایک طرف ہٹ گیا! جو لیا شکیل کے ساتھ چلی گئی! عمران
وہیں روش پر ٹہلتا رہا! تقریباً دس منٹ بعد جو لیا واپس آئی! شکیل
اس کے ساتھ تھا!
”کیوں! کیا ہوا۔“ عمران نے اردو میں پوچھا!
”اس نے ملنے سے انکار کر دیا۔....“ شکیل نے جواب دیا!
”اچھا اب تم براہ کرم واپس جاؤ!.... تم بالکل گدھے ہو اور میرا
کھیل بگاڑ دو گے! قطعی نہیں! کچھ نہیں بس چلے ہی جاؤ! ورنہ میں ابھی
اور اسی وقت یہاں سے چلا جاؤں گا!“
شکیل خاموشی سے رہائشی عمارت کی طرف مڑ گیا!

عمران جو لیا کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

”تم اسٹار ٹیٹا سے کیوں ملنا چاہتی ہو! کیا تمہارے چوہے آفیسر سے تمہیں کوئی ہدایت ملی ہے!“

”وہ چوہا ہی سہی!“ جو لیا بڑا سا منہ بنا کر بولی ”لیکن کیا وہ بھوت کی طرح تم پر سوار نہیں رہتا!..... کیا اس نے تمہارے منہ سے شکار نہیں پھینے ہیں!.....“

”اوہ.....!“ عمران نے سنجیدگی سے کہا! ”یہ مجھے تسلیم ہے! لیکن میں اسے کسی دن روشنی میں لا کر ذلیل کر دوں گا۔! میرا نام عمران ہے!“

”تمہارے فرشتے بھی ہمارے چیف آفیسٹر تک نہیں پہنچ سکیں گے جو لیا اپنا اوپری ہونٹ بھینچ کر بولی!

”بہت جلد! مستقبل قریب میں! ویسے کیا اسی نے تمہیں یہاں

بھیجا ہے!“

”یہی سمجھ لو!..... پھر میری آمد کا مقصد واضح ہو جائے گا....“

غالباً تم سمجھ گئے ہو گے!“

”میں نہیں سمجھا!“

”تم سمجھو یا نہ سمجھو! ایکس ٹو خوب سمجھتا ہے! اور تم اتفاق سے نادانانہ طور پر اُسی کے لئے کام کر رہے ہو!“

”اس کی ایسی کی تپسی!“ عمران بڑی طرح جھنجھلا گیا! ”اگر وہ اس معاملے میں دخل انداز ہو تو میں اس کی دھجیاں بکھیر دوں گا!“

”روتے کیوں ہو!..... جو لیا سنس پڑھی!

”اچھی بات ہے میں اسے خبردار کر دوں گا کہ محکمہ خارجہ کی

سیکریٹ سروس اس میں دلچسپی لے رہی ہے!“
 ”اگر تم نے ایسا کیا تو اپنی حالت پر افسوس کرنے کے لئے زندہ
 نہ رہو گے!“

”راستہ اُدھر ہے۔“ عمران نے پھاٹک کی طرف اشارہ کیا اور
 خود عمارت کی طرف مڑ گیا۔ پھر اس نے پلٹ کر یہ بھی نہیں دیکھا کہ جولا
 کھڑی ہے یا چلی گئی!

وہ پورچ سے برآمدے میں داخل ہو رہا تھا کہ غزالہ نے اسے مخاطب کیا
 اے۔۔۔۔۔! مولانا! ذرا ایک منٹ!“

عمران رک کر اس کی طرف مڑا اور کسی لڑکی عورت کی طرح
 جھنکا کر بولا: ”تم خود مولانا.....“
 ”یہ عورت کون تھی.....!“

”میری بھابی کی سالی!..... تم سے مطلب!.....“
 ”یہاں کیوں آئی تھی.....!“

”شکیل کے ساتھ اس کی شادی ہوگی۔۔۔۔۔! پھر دیکھوں گا
 تمہاری امی جان کو!“

”کیا!.....“ غزالہ حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر بولی ”تمہارا
 دماغ تو نہیں خراب ہو گیا!“

”خدا کرے تمہاری امی مر جائیں!.....“ عمران دانت پیس کر
 بولا اور غزالہ ہکا بکا کھڑی رہ گئی ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے اس کے
 جواب کے لئے اس کے پاس الفاظ ہی نہ ہوں!..... عمران اسے متحیر کھڑی
 چھوڑ کر اندر چلا گیا! وہ سیدھا اس حصے کی طرف آیا جہاں جمیل رہتا تھا.....
 وہ اپنے کمرے میں موجود تھا۔ اور اسٹارٹیا بھی وہیں تھی! عمران

اجازت لئے بغیر کمرے میں گھسنا چلا گیا!

”ہائیں۔ کیا..... یعنی کہ.....! جمیل اچھل کر کھڑا ہوا۔ یہ کہلا یا اسٹارٹیا جو شمال میں لیٹی ہوئی ایک آرام کرسی پر دراز تھی بول کھلا کہ سیدھی بیٹھ گئی!

”میں آپ لوگوں کی خیریت دریافت کرنے آیا تھا.... عمران نے احمقانہ انداز میں کہا!

”دک از کم!..... آپ کو اجازت تو لینی چاہئے تھی!“ جمیل نے ناخوش گوار لہجے میں کہا!

”ارے واہ.....! تو گویا..... کیوں جناب!..... کیا میں نے آپ کی خوابگاہ کا دروازہ اجازت لے کر توڑا تھا!.....“

”میں نہیں سمجھ سکتا کہ آپ کس قماش کے آدمی ہیں!“

”قماش کیا چیز ہے!..... ذرا مجھے اس کے معنی بتا دیجئے.....“

پھر آپ کی بات کا جواب دوں گا!“

”آپ اگر اس وقت مجھے معاف کریں تو بہتر ہوگا!“ جمیل نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا!

”یہ ناممکن ہے!..... آج میں فیصلہ کر دوں گا۔!“

”کس بات کا.....!“

”یہ عورت آپ سے محبت کرتی ہے یا مجھ سے!“

گفتگو اردو میں ہو رہی تھی اس کے باوجود بھی جمیل کے چہرے کا رنگ اڑ گیا! اور وہ کنکھیوں سے اسٹارٹیا کی طرف دیکھنے لگا جو عمران کو عجیب نظروں سے گھور رہی تھی!

عمران بڑبڑاتا رہا! کل جو کچھ بھی ہوا میری بد دعاؤں کا اثر تھا!...

ایک چلے بھٹنے دل کی آپہں تھیں جنہوں نے تمہاری خواہگاہ میں آگ لگا دی تھی!..... اگر تم میرے راستے سے نہ ہٹ سکتے تو خود بھی جل بھن کر کباب ہو جاؤ گے۔!“

”کیا تم پاگل ہو گئے ہو!“ جمیل حلق پھاڑ کر چیخا!
 ”کیا بات ہے۔!“ اسٹارٹیا نے انگہری می میں پوچھا!
 ”یہ آدمی مجھے خواہ مخواہ غصہ دلاتا ہے!.....“
 ”کیا یہ انگہری می نہیں بول سکتا!..... یہ کون ہے! تم کہہ رہے تھے کہ کل اسی نے ہماری جانیں بچائی تھیں!“
 ”میں انگہری می بول سکتا ہوں!“ عمران نے سعادتمندانہ انداز میں سر ہلا کر کہا ”مگر انگہری می میں اظہار عشق کے طریقے سے واقف ہوں!“
 ”کیا مطلب!.....“ اسٹارٹیا کی پیشانی پر شکنیں پڑ گئیں!
 ”عشق!.....!“

”چلے جاؤ..... یہاں سے.....!“ جمیل حلق پھاڑ کر چیخا اور ساتھ ہی اس نے عمران پر پھینک مارنے کے لئے ایک گلدان اٹھایا! لیکن اس کا وار خالی گیا! گلدان سامنے والی دیوار سے ٹکرا یا اور اس کے رینے پھینچنے لگے ہوئے فرش پر آ رہے!

عمران نے پادریوں کے سے انداز میں دونوں ہاتھ اٹھا کر اسے یہ دعا دی..... اور اسٹارٹیا کو بڑے مستقبل کی خبر دیتا ہوا کمرے سے نکل گیا!

۱۰

اسی رات کو شکیل اسٹارٹیا کی پر اسرار نقل و حرکت کی نگرانی

کے لئے عمارت کے ایک دیران حصے میں تنہا کھڑا تھا!..... دو سچ چکے تھے اور سردی شباب پر تھی! آسمان صاف تھا! اور تاروں کی دودھیا روشنی ہر طرف بکھری ہوئی تھی!.....

شکیل ایک ستون سے چٹا کھڑا تھا!..... اس نے اسٹارٹیا کو اب تک زیادہ تر اسی حصے میں دیکھا تھا! — آج عمران بھی اس کے ساتھ ہی آیا تھا لیکن اب اس وقت شکیل نہیں کہہ سکتا تھا کہ عمران کہاں ہو گا! عمارت کے اس حصے تک وہ ساتھ ہی آئے تھے۔

لیکن پھر وہ کسی دوسری طرف کھسک گیا تھا.... چونکہ تاروں کی چھاؤں میں دیکھ لے جانے کا خدشہ تھا اس لئے شکیل نے اس کی تلاش میں ادھر ادھر ٹھیکنا مناسب نہ سمجھا! جس ستون کے پیچھے چھپا تھا کافی عجیب تھا!... اسے زیادہ دیر تک بیکار نہیں کھڑے رہنا پڑا!..... سامنے تاروں کی ملبگی روشنی میں ایک متحرک سایہ نظر آ رہا تھا! ایک بیک وہ ستون سے تقریباً دس گز کے فاصلے پر رک گیا! اور ساتھ ہی شکیل کی آنکھوں کے سامنے تارے اڑنے لگے! اور وہ کسی تناور درخت کی طرح زمین پر آ رہا! تاریکی سے کیا جانے والا حملہ کچھ اتنا ہی شدید تھا! اس کے سر پر کسی وزنی چیز سے ضرب لگائی گئی تھی!..... اس کے حلق سے آواز تک نہ نکل سکی! حالانکہ زمین پر گرے وقت بھی اسے ہوش تھا! پھر اس کے بعد اسے یاد نہیں کہ کیا ہوا۔

دوسری بار آنکھ کھلنے پر اسے اپنا سرواد سے بھرا ہوا چھوٹا معلوم ہونے لگا۔ کچھ اسی قسم کی تکلیف تھی جیسے جسم سے سرائگ کدے بغیر وہ تکلیف رفع نہ ہو سکے گی!

اس نے آنکھیں کھولیں لیکن اسے اپنے چاروں طرف گہرے زرد رنگ کے غبار کے علاوہ اور کچھ نظر نہ آیا! اس نے پھر آنکھیں بند کر لیں!.....
 کانوں میں سیٹیاں سی بج رہی تھیں اور اس کے علاوہ بھی اسے کچھ اس قسم کے شور کا احساس ہو رہا تھا جیسے کسی گھنے جنگل میں آندھی آگئی ہو! آہستہ آہستہ یہ شور ختم ہوتا گیا! اور اسے کسی کے قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں! اس نے پھر آنکھیں کھولیں۔ اس بار اسے دھندلے دھندلے سے درو دیوار نظر آئے! اور پھر آنکھوں کے سامنے بھائی ہوئی دھند بڑھتی گئی وہ ایک اچھے خاصے سجے ہوئے کمرے میں ایک آرام دہ بستر پر پڑا ہوا تھا مگر یہ کمرہ جعفری منزل کا نہیں ہو سکتا تھا! تشکیل نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے ہی لمحے کسی نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا!.....
 اور ایک بہت ہی لطیف خوشبو سے اس کا دماغ معطر ہو گیا! اس پر ایک حسین چہرہ جھکا ہوا تھا۔

”لیٹے رہیے!“ ایک مترنم آواز کانوں کے پردوں سے ٹکرائی! آپ کا سر سببی طرح زخمی ہے!“

تشکیل جیسے وحشت رہ گیا! لڑکی بہت حسین تھی..... اور مصوم بھی! عمر مشکل اٹھارہ سال رہی ہوگی! وہ مشرقی حسن کا ایک بہترین نمونہ تھی۔
 ”میں کہاں ہوں! تشکیل بدقت کہہ سکا!

دو دوستوں میں.....! آپ مکر نہ کیجئے! کیا آپ بہت زیادہ کمزوری محسوس کر رہے ہیں!“

”جی نہیں! میں بالکل ٹھیک ہوں! تشکیل نے مسکرانے کی کوشش کی!
 ”آپ اگر خاموش رہیں تو بہتر ہے! ڈاکٹر نے یہی مشورہ دیا تھا!“

”اچھا تو.....!“

”آپ کیا کہنا چاہتے ہیں! کم سے کم الفاظ میں کہئے اور خاموش ہو جائیے۔“

”یہاں مجھے کون لایا ہے!“

”اچھا میں بتاتی ہوں! لیکن آپ خاموش ہی رہئے گا کچھ لوگ آپ کو مشتبہ حالت میں کہیں لے جا رہے تھے۔ میرے بابا ڈیوٹی پر تھے انہوں نے اُن لوگوں کو ٹوکا اور وہ آپ کو چھوڑ کر بھاگ گئے! وہ دو آدمی تھے اور ان کے ساتھ ایک عورت بھی تھی!“

”عورت کوئی غیر ملکی عورت تھی۔“

”آپ پھر بولے!.... میں یہ نہیں بتا سکتی کہ وہ کوئی ملکی عورت تھی یا غیر ملکی! بابا نے مجھے جتنا بتایا ہے اتنا ہی جانتی ہوں! تفصیل آپ انہیں سے پوچھ لیجئے گا! ویسے میں یہ اور بتا سکتی ہوں کہ آپ ایک بہت بڑے تھیلے میں بند تھے! جب بابا نے انہیں ٹوکا تو وہ تھبلا چھوڑ کر بھاگ گئے آپ بیہوش تھے!“

”آپ کے بابا کیا کہتے ہیں!“

”ان کا تعلق محکمہ سراغ رسانی سے ہے!“

”شکیل خاموش ہو گیا! وہ سوچ رہا تھا شاید اسٹارٹیا اس بات سے واقف ہو گئی ہے کہ میں اس کا تعاقب کیا کرتا ہوں اسی لئے آج مجھ پر حملہ کیا گیا! لیکن وہ اور اس کے ساتھی ناکام رہے!“

”آپ کے بابا کہاں ہیں! میں ان سے ملنا چاہتا ہوں!“

”بس اب سو جائیے! ذرا سی دیر میں سویرا ہو جائیگا! بابا صبح آپ سے ملیں گے۔ پھر پولیس کو باقاعدہ طور پر اس کی رپورٹ دی جائے گی!“

تشکیل خاموش ہو گیا اور لڑکی بائیں جانب والی کرسی پر جا بیٹھی...
 وہ اتنی دلکش تھی کہ تشکیل کو اپنے سر کی تکلیف کا احساس بھی نہیں رہ گیا تھا
 وہ اسے متواتر دیکھے جا رہا تھا! اور لڑکی بار بار شرماتا کر اپنا سر جھکا لیتی تھی...
 پھر تشکیل نے سوچا کہ اسے اس طرح نہ کھوڑنا چاہیئے! اس نے آنکھیں بند کر لیں
 اور جلد ہی گہری نیند سو گیا!... اسے نیند کی بجائے غشی ہی کہنا زیادہ
 مناسب ہو گا کیونکہ سر کی تکلیف نیند سے سمجھتو نہیں کر سکتی تھی!
 صبح خوشگوار تھی یا ناخوشگوار وہ اندازہ نہیں کر سکا!... کیونکہ
 سر کی تکلیف اب پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گئی تھی! آنکھ کھلتے ہی اسے وہی
 لڑکی نظر آئی تھی جسے دیکھتے دیکھتے وہ پچھلی رات سویا تھا!... وہ اب
 بھی وہیں اسی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی!

”کیا آپ تکلیف میں کچھ کمی محسوس کر رہے ہیں!“ لڑکی نے پوچھا!
 ”بڑی حد تک...! میں آپ لوگوں کا شکریہ گزار ہوں...“
 ”زیادہ باتیں نہیں جناب!“ لڑکی مسکرائی! ”میں نے آپ سے صرف
 ایک بات پوچھی تھی!... آپ کا دوسرا جملہ قطعی غیر ضروری تھا...“
 صرف ایک بات اور... آپ کے بابا...“

”میرے بابا... اس عورت کی تلاش میں ہیں جو آپ کو لے جانے
 والوں کے ساتھ تھی! وہ اس کی شکل اچھی طرح دیکھ سکے تھے! مردوں نے
 تو اپنے چہرے نقابوں میں چھپا رکھے تھے!“

”کاش مجھے معلوم ہو سکتا کہ وہ کون عورت تھی!“

”کیا آپ کو کسی خاص عورت پر شبہ ہے!“ لڑکی نے پوچھا!

”جی ہاں اسی لئے تو میں اس کا حلیہ معلوم کر کے تشفی کرنا چاہتا ہوں!“

”بابا سے آپ آدھ گھنٹے بعد مل سکیں گے!“

وعدہ کے مطابق اس نے آدھ گھنٹے بعد تشکیل کو اپنے بابا سے ملایا۔۔۔

”یہ بابا ایک قوی سیکل اور دراز قد بوڑھا تھا!۔۔۔ اگر اس کے بال سفید

نہ ہوتے تو اسے کوئی بھی ”بابا“ کہنے پر تیار نہ ہوتا! اس کے صحت منداور توانا چہرے

پر کچھ دار بے داغ سفید مونچھیں بڑی عجیب لگتی تھیں! وہ بڑے اخلاق سے

پیش آیا! تشکیل سے اس کے متعلق استفسا رات کرتا رہا پھر بولا ”تو

آپ جعفری خاندان سے تعلق رکھتے ہیں!“

”جی ہاں.... آپ براہ کرم بتائیے کہ.....!“

”مٹھہریئے.....!“ بوڑھا ہاتھ اٹھا کر بولا! ”آپ کے سر میں چوٹ

کیسے لگی تھی.....“

”چوٹ....!“ تشکیل کچھ سوچنے لگا پھر بولا! میں یہ نہ بتا سکوں گا البتہ

پچھلی رات معمولی کے مطابق میں اپنے کمرے میں سو رہا تھا! مجھے اتنا ہی یاد

ہے! بعد کی باتیں مجھے ان سے معلوم ہوئی تھیں!“

تشکیل نے لڑکی کی طرف اشارہ کیا۔

”بڑی عجیب بات ہے!“ بوڑھا بڑبڑا کر رہ گیا! وہ ٹٹولنے والی

نظروں سے تشکیل کی طرف دیکھ رہا تھا! پھر دفعتاً اس نے پوچھا۔

”آپ کو اس سلسلے میں کسی نہ کسی پر شبہ تو ہو گا ہی!“

”جیرتوں کا میاڑ ٹوٹ پڑا ہے مجھ پر!“ تشکیل نے جلدی جلدی پلکیں

جھپکائیں مجھے کسی پر بھی شبہ نہیں ہے!.....“

”کسی عورت کا کوئی قصہ.... بوڑھے نے کہا اور پھر لڑکی کی طرف

اس طرح دیکھا جیسے اب یہاں اس کی موجودگی ضروری نہ ہو! لڑکی چیپ چاپ

اٹھی اور کمرے سے چلی گئی!

تشکیل ہوئے ہوئے اپنی ناک سہلاتا سہلاتا بولا ”آج تک کوئی عورت میری زندگی میں داخل نہیں ہوئی!.....“
 ”کوئی ایسی عورت جس نے زبردستی آپ کی زندگی میں داخل ہونے کی کوشش کی ہو!.....“

”کاش کبھی ایسا بھی ہوا ہوتا!“ تشکیل نے ٹھنڈی سانس لی!
 ”کیا آپ کسی ایسی عورت سے واقف ہیں جس کے اوپری ہونٹ پر بائیں جانب ایک ابھرا ہوا سیاہ تل ہو!..... اور ٹھوڑی میں گڑھا!“
 ”کیا مطلب —!“ تشکیل نے بوکھلا کر اٹھنا چاہا!
 ”بیٹے رہے!..... آپ کا سر زخمی ہے!“ بوڑھے نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا!

”کیا اس عورت کی ناک میں سرخ نیگنے کی کیل بھی تھی!“
 ”وہاں..... ٹھہریے!..... بوڑھے کی پیشانی پر سلوٹس پڑ گئیں اور وہ آہستہ آہستہ سر ہلاتا رہا..... پھر بولا ”یقیناً تھی..... مجھے اچھی طرح یاد ہے! کیونکہ میں نے آج تک کسی الٹرا موڈرن لڑکی کو ناک میں کیل پہنے نہیں دیکھا!..... یہ معمولی سی چیز ناممکنات ہی میں سے ہونے کی بناء پر مجھے یاد رہ گئی ہے.....!“

تشکیل کا پورا جسم پسینے میں ڈوب گیا کیونکہ یہ جمیل کی بیوی رضیہ کا حلیہ تھا اس نے کچھ دیر بعد نجیف کسی آواز میں پوچھا! ”کیا ایسی ہی کوئی عورت ان دونوں آدمیوں کے ساتھ تھی!.....“

بوڑھے نے اس کے چہرے پر نظر جمائے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا!
 تشکیل نے آنکھیں بند کر لیں! — بوڑھے نے کچھ دیر بعد پوچھا!

”کیا آپ ایسی کسی عورت کو جانتے ہیں!“

”نہیں۔۔۔ میں نہیں جانتا۔۔۔!“

”پھر آپ نے ناک کی کیل کا حوالہ کیوں دیا تھا۔۔۔!“

”اوہ۔۔۔ بس یونہی۔۔۔ زبان سے نکل گیا تھا۔۔۔!“

”میں اسے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں! آخر آپ کیوں چھپا رہے ہیں پتہ نہیں وہ لوگ آپ سے کیا بڑاؤ کرتے!۔۔۔۔۔۔“

”اب میں آپ کو کس طرح یقین دلاؤں کہ ناک کی کیل کا حوالہ قطعی

اتفاقہ تھا! بس یونہی زبان سے نکل گیا!“

”وہیں لاکھ برس تسلیم نہیں کر سکتا!۔۔۔۔۔۔“

”نہ کیجئے!۔۔۔۔۔۔“ تشکیل نے جھنجھلا کر کہا۔۔۔۔۔۔ پھر فوراً ہی سنبھل

کر بولا۔ ”اس لمحے کے لئے معافی چاہتا ہوں! دراصل سر کی تکلیف کی

وجہ سے دماغ قابو میں نہیں ہے!“

”کوئی بات نہیں ہے بوڑھا مسکرایا۔“ اس گھر کو اپنا ہی گھر سمجھئے

مگر ایک درخواست ہے! ایک نہیں بلکہ دو!“

”فرمائیے، فرمائیے!“

”تناؤ فتنہ میں مجرموں کا پتہ نہ لگا لوں آپ یہاں سے جانے کا ارادہ نہ کریں!

مطلب یہ کہ آئیو یہاں چھپے رہنا پڑیگا! اس میں اس معاملے میں اتنی احتیاط بہت

درجہ ہوں کہ فی الحال اس واقعے کی رپورٹ تک باقاعدہ طور پر درج نہیں کرانا

چاہتا! یہاں آئے دن ایسی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ ایک مہبت بڑا

گروہ ان کا ذمہ دار ہے۔ وہ لوگ آئے دن کسی نہ کسی مالدار آدمی کو پکڑ کر اس

نو احقین سے بھاری بھاری رقموں کا مطالبہ کرتے، میں یہاں کی پولیس عرصہ

پریشان ہے! لیکن اس کے پاس ان لوگوں کا کوئی سابقہ ریکارڈ نہیں ہے،
 تشکیل کچھ نہ بولا! بوڑھے نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا: ”اور دوسری
 بات بھی سن لیجئے! میں بہت صاف گو آدمی ہوں! ہر آدمی کو صاف گو ہونا
 چاہئے!... آجکل کے نوجوانوں میں ایک بڑا خط پایا جاتا ہے جہاں
 کوئی عورت یا لڑکی اخلاق سے پیش آئی سمجھ لیتے ہیں کہ وہ ان کے عشق
 میں مبتلا ہو گئی ہے! حالانکہ اس کے دل میں ذرہ برابر بھی اس قسم کا
 کوئی خیال نہیں ہوتا۔ لیکن یہ چھو کرے مجنوں کی سی حرکتیں کر کے خواہ مخواہ
 دوسرے نکتہ ہائے نظر سے بھی انہیں اپنی طرف متوجہ کر لیتے ہیں! یہ لڑکی
 جو پچھلی رات سے آپ کی خدمت کرتی رہی ہے اس پر رحم کیجئے گا! یہ بہت
 پُر خلوص لڑکی ہے... اور میری اکلوتی بیچی!... میں اسے غلط راستوں پر
 نہیں دیکھ سکتا! تشکیل کو اپنی آواز حلق میں پھنستی ہوئی معلوم ہونے لگی!
 اس کی سمجھ میں نہیں آ سکا کہ جواب میں کیا کہے! ویسے بوڑھا اس کے جواب
 کا انتظار کئے بغیر ہی کمرے سے جا چکا تھا!

۱۱

جعفری منزل میں سر اسیم کی پھیل گئی تھی! تشکیل کی پراسرار گم شدگی بیگم
 جعفری کے لئے نئی الجھنیں لے آئی... پہلے تو وہ سمجھتی رہیں کہ تشکیل خلاف
 عادت انہیں مطلع کئے بغیر کہیں چلا گیا ہے... لیکن جب کافی وقت گزر گیا تو
 پریشانی بڑھ گئی!... تشکیل اور جمیل شروع ہی سے ان کے پابند رہے تھے
 انہیں جہاں بھی جانا ہوتا بیگم جعفری کے علم میں لا کر جاتے! جمیل تو سختی سے
 اس اصول پر کاربند تھا! البتہ تشکیل کبھی کبھی تنہائے بغیر بھی باہر چلا جاتا...!

مگر وہ جہاں بھی ہوتا فون پر اسکی اطلاع بیگم جعفری کو ضرور دے دیتا تھا!
 دن ڈھل گیا مگر تشکیل واپس نہ آیا..... بیگم جعفری پاگلوں کی طرح
 ساری عمارت کے چکر کاٹ رہی تھیں! ایک جگہ عمران سے ٹدھچڑھو گئی!
 جو ایک سنون سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کئے کھڑا تھا!
 ”کیا اُس نے آپ کو بھی نہیں بتایا تھا۔!“ بیگم جعفری نے اسے
 مخاطب کیا اور وہ چونک پڑا.....

”جی.....!“ اس نے پلکیں چھپکائیں!
 ”وہیں تشکیل کے متعلق کہہ رہی ہوں!“
 ”اُو۔۔۔۔۔ ہاں..... ایسا میزبان آج تک میری نظروں سے نہیں
 گذرا..... مجھ سے کہا تھا کینک پر چلیں گے..... اور خود غائب!“
 ”میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں.....!“
 ”کیا سمجھ میں نہیں آتا.....؟“

بیگم جعفری اس کے ساتھ جھب مارنا فضول سمجھ کر آگے بڑھ گئیں!
 عمران بدستور وہیں کھڑا رہا..... کچھ دیر بعد جب اسے
 یقین ہو گیا کہ اس پاس کوئی موجود نہیں ہے تو وہ اس کمرے میں جا گھسا
 جہاں فون رکھا ہوا تھا!

”ہیلو.....!“ اس نے نمبر ڈائل کر کے ماؤتھ پیس میں کہا ”کون ہے!“
 ”جعفری..... خباب!“
 ”جو لیانا..... کیا کہہ رہی ہے.....!“
 ”وہ سیاہ ٹائی والوں کے پیچھے ہے!“

”ٹھیک۔۔۔۔۔! تم جعفری منزل پہنچ جاؤ! تمہیں اس عورت پر

نظر رکھنی ہے! آج شاید وہ تنہا باہر جائے گی! بس تمہیں صرف اس کا
تعاقب کرنا ہے!.... اور کسی معاملے میں دخل اندازی کرنے کی ضرورت نہیں
ہے خواہ وہ کچھ ہو!

”بہت بہتر جناب!“

عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا! پھر کمرے سے نکل ہی رہا تھا کہ غزالہ آ
ٹکرائی۔ آخر آپ بتاتے کیوں نہیں کہ بھیا کہاں ہیں!“ اس نے ناک چڑھوا
کر کہا!

”آپ کے بھیا نے میری مٹی پلید کر دی!“ عمران لبسو کر کہہ بولا!

”کیوں —!“

”انہوں نے مجھے بڑا دھوکہ دیا ہے!“

”کیا دھوکہ دیا ہے —!“ غزالہ اسے گھورنے لگی!

”کچھ نہیں —! آپ سے کیا بتاؤں —!“

”آپ مجھے ان کا پتہ بتائیے! میں اور کچھ نہیں جانتی —!“

”پتہ اچھا کہیں نوٹ کر لیجئے! عمران نے سنجیدگی سے کہا!“ سعیدی

منزل شاداب نگر —!“

”اچھی بات ہے! نہ بتائیے!“ غزالہ دانت پیس کر کہہ بولی ”مجھے

یقین ہے کہ آپ بھیا کے متعلق جانتے ہیں!“

”میں بھیا کے متعلق بہت کچھ جانتا ہوں!“ عمران نے سنجیدگی سے کہا

”تو پھر بتاتے کیوں نہیں!....“

”بتاتا ہوں!.... مگر تم میرے کہنے پر اعتبار کرو گی!“

”کیوں نہ کروں گی —!“

”وہ جہاں کہیں بھی ہیں! بالکل بحیریت ہیں! تم اپنی امی سے کہہ دو! خواہ مخواہ پورا نہ ہوں!“

”اس طرح جانے کی کیا ضرورت تھی! بتا کر نہیں جاسکتے تھے!“
 ”مجھ سے بحث نہ کرو! میں صرف یہ جانتا ہوں کہ وہ کہیں گئے ہیں! یہ نہیں! اتنا کہ کہاں گئے ہیں! مجھ سے کہا تھا کہ جلد ہی واپس آجاؤں گا!“
 ”ہم لوگ نہیں سمجھ سکتے کہ آپ کس قسم کے آدمی ہیں!“
 ”کیا میں آپ کی خوشامد کرتا ہوں کہ مجھے سمجھنے کی کوشش کیجئے! عمران جھٹکا کر بولا!“

”میں آپ سے بات نہیں کرنا چاہتا۔“ غزالہ نے جلد بھنے لہجے میں کہا اور وہاں سے چلی گئی! عمران پھر اس کمرے میں داخل ہوا، جہاں فون دکھا ہوا تھا! اس بار اس نے جریا کے نمبر ڈائل کئے۔ جواب ملنے میں دیر نہیں لگی!

”ایس سر! ویلکم! دوسری طرف سے آواز آئی!
 ”دکھیا ہوا.....!“

”بڑی دشواری پیش آرہی ہے جناب! ایس بہت پرانا ہے! اس کا کوئی ریکارڈ بھی موجود نہیں ہے!..... اس عمارت سے متعلق غیر ملکی جاسوس کی کہانی ضرور مشہور ہے لیکن تفصیل کسی کو نہیں معلوم!..... البتہ ایک آدمی سے کچھ معلومات حاصل کرنے کی توقع تھی مگر اس کی حالت ایسی نہیں ہے کہ وہ کچھ بتا سکے!“
 ”کون ہے؟“

”ایک ریٹائرڈ سی۔ آئی۔ ڈی سب انسپکٹر..... جو اس زمانے میں نہیں تھا!“

مگر وہ دمہ کا مریض ہے.... آجکل اس کی حالت ٹھیک نہیں ہے
 سانسوں کی یہ تیزی ہے کہ وہ ایک لفظ بھی نہیں بول سکتا! میں نے
 تحریر کو ذریعہ گفتگو بنانا چاہا لیکن اس کے ہاتھ میں دھندلہ بھی ہے!“
 ”میرا خیال ہے کہ تم اس سلسلے میں عمران سے مدد حاصل کرو۔“
 گوہ کیا کر سکے گا؟

در کچھ نہ کچھ کر ہی لے گا! تم نکر نہ کرو! میں نے اسے بری طرح جکڑ
 لیا ہے اور وہ فی الحال میرے پنجے سے نکل نہیں سکتا! اس سے جو کام
 چاہو لے لو!.....“

”تو میں اسے وہاں لے جاؤں۔۔۔ مگر وہ آدمی آجکل ایک سرکاری
 شفا خانے میں ہے۔ جسد!“
 ”ہاں۔۔۔ تم اسے وہاں لے جاؤ۔۔۔!۔۔۔ اچھا ہاں۔۔۔ سیاہ

طوائف والوں کا کیا رہا!“

”سب ٹھیک ہے!۔۔۔ میرا خیال ہے کہ وہ صرف کچھ عرصے تک
 کے لئے اپنی حرکات اجاری رکھنا چاہتے ہیں!۔۔۔ کون سا کوئی خطرہ نہیں ہے
 میں نے یہی اندازہ لگایا ہے۔!“

”میرا بھی یہی خیال ہے۔۔۔۔۔ اچھا!۔۔۔۔۔“
 عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا!۔۔۔

۱۲

تشکیل سکڑا سمٹا ایک آرام کر سی میں بیٹھا ہوا تھا! اور سوچ رہا تھا کہ
 کسی طرح یہاں سے نکل بھاگے! اس گھر کے مکین اپنے مزاج اور رکھ
 رکھاؤ کے اعتبار سے عجیب تھے! بوڑھے سے وہ گفتگو کر ہی چکا تھا!

اور اب اس کے بعض الفاظ اس کے کانوں میں گونج رہے تھے! دنیا کا کوئی باپ اپنی لڑکی کے معاملے میں اتنا صاف گو نہیں ہو سکتا! شکیل اب تک درجنوں آزاد خیالی قسم کے تعلیم یافتہ لوگوں سے مل چکا تھا! لیکن اسے اب تک کوئی ایسا باپ نہیں ملا تھا جس نے اس سے کہا ہوتا کہ وہ اس کی لڑکی سے ملنے ملنے میں اس بات کا خیال رکھے کہ معمولی رسم و رواج عشقی و محبت کی سرسبز نطے کمرے نے پائیں!

یہ تو باپ کی ہدایت تھی اور لڑکی کا یہ عالم تھا کہ وہ بار بار شکیل کے کمرے میں آتی تھی! اس نے گفتگو کرنا چاہتی تھی! ایک بار تو اس نے اس کا سر دبانے کی کوشش کی تھی اور شکیل اس طرح بوکھلا گیا تھا جیسے اس نے سر کاٹ لینے کی دھمکی دی ہو!

شکیل اس سے بھاگنا چاہتا تھا! اس کے باپ کا خوف کچھ اسی تھا اس کے دل میں میٹھ گیا تھا! ویسے حقیقت تو یہ تھی کہ وہ لڑکی اسے پیچیدہ پسند تھی! وہ چاہتا تھا کہ وہ بس اس کے قریب میٹھی بچوں کے انداز میں ادھر اُدھر کی باتیں کرتی رہے! اس کا طرز گفتگو بڑا دلکش تھا! مگر جب شکیل ذہنی طور پر اس کی گفتگو کے تانے بانے میں پھنسے لگتا تو اس کے تخیل میں دو بڑی بڑی سفید اور گھنی مونچھیں اس طرح گھس آتیں جیسے آدم کی جنت میں سانپ!

یہاں دو نوکر بھی تھے! اور یہ دونوں اپنے مالک سے بھی زیادہ عجیب تھے۔ ان میں سے ایک گونگ تھا! اور دوسرا بہرہ! ... ایک کے ساتھ خلق چھاڑنا پڑتا تھا اور دوسرے کو کچھ سمجھانے کے سلسلے میں اچھی خاصی ورزش ہو جاتی تھی ان سب باتوں کے علاوہ شکیل کے ذہن پر ایک بہت بڑا بوجھ بھی تھا

رضیہ کا مسئلہ؟ اس کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ آخر رضیہ نے اس پر حملہ کیوں کر کیا تھا اور اسے کہاں لے جا رہی تھی۔ وہ دو آدمی کون تھے جنہوں نے اسے اٹھا رکھا تھا!....

تشکیل کو یہاں محض اسی لئے روکا گیا تھا کہ اس واقعہ کی تحقیق کی جاسکے۔ بوڑھا پولیس آفیسر سے بہت ذہین اور آزمودہ کار آدمی معلوم ہوا تھا! لیکن تشکیل میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اسے رضیہ کے متعلق کچھ بتا سکا۔ وہ چاہتا تھا کہ یہاں سے کسی طرح گلو خلاصی ہو۔ تو خود اس واقعے کے متعلق چھان بین کرے۔ دوسری طرف اسے بیگم جعفری کا خیال تھا کہ وہ اس کے لئے بچد پریشان ہوں گی! اس نے بوڑھے سے اس کا تذکرہ کر کے گھر فون کرنے کی اجازت مانگی تھی! لیکن بوڑھے نے منع کر دیا تھا!

اب تشکیل کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے! وہ سوچ رہی رہا تھا کہ رٹ کی کرے میں داخل ہوئی! اس کے ہاتھ میں سرخ گلاب کے کئی پھول تھے!

”آپ کو گلاب یقیناً پسند ہوں گے!“ اس نے کہا
”جی ہاں — بہت.....“ تشکیل کے ہونٹ کا پینے لگے.....

”یہ میں آپ ہی کے لئے لائی ہوں.....“

”شکریہ“ پھول لیتے وقت تشکیل کا ہاتھ کانپ رہا تھا!

وہ قریب ہی کی ایک کمرہ سی پر بیٹھتی ہوئی بولی ”اسمیں سے ایک میرے جوڑے میں لگا دیجئے!.....“ مجھ سے نہیں لگاتے غنائ“

تشکیل کا پورا جسم کانپنے لگا! حلق خشک ہونے لگا..... سر جھک لے لگا!..... اور سفید مونچھیں کسی خود سربلی کے سینگوں کی طرح اُپر

پھٹنے لگیں!.....

”لگا دیجئے نا!“ وہ اس کی طرف پشت کر کے بیٹھ گئی!.....

”مم..... مم..... پھپھول.....!“ شکیل ہلکایا!

”جی ہاں..... ایک پھول میرے جوڑے میں لگا دیجئے!“

”وہ..... آپ کے والد..... صاحب!.....“

”ہاں..... میرے والد صاحب!..... آپ کیا کہنا چاہتے ہیں!“

”وہ خفا..... ہوں گے.....!“

”کیوں —؟“

”پتہ نہیں —!“

”آپ اتنا بھی نہیں کہہ سکتے کہ میرے جوڑے میں پھول لگا دیں.....

تنی دیر سے کہہ رہی ہوں!“ وہ بچوں کی طرح ٹھنک ٹھنک کر بولی!

”لغا..... لگاتا ہوں،“ شکیل تھوک نکل کر بولا۔

اس کے کانپتے ہوئے ہاتھ جوڑے کی طرف بڑھے! اور وہ کسی نہ کسی

طرح پھول لگانے میں کامیاب ہو گیا!

”ہی ہی ہی ہی“ دفعتاً دروازے کی طرف کسی کے ہنسنے کی آواز آئی۔

”یہ دونوں اچھل پڑے.... گونگا نوکر دروازے کے قریب کھڑا نہیں ہا تھا

دوسو کا بچہ!“ لڑکی جھلا کر کھڑی ہو گئی اور نوکر نے دونوں ہاتھوں سے

اپنی آنکھیں بند کر لیں مگر وہ برابر ہنسنے جا رہا تھا! شکیل کے سارے جسم سے

ٹھنڈا ٹھنڈا پسینہ چھوٹ پڑا، اور سفید مونچھیں پھر اس پر چڑھ دوڑیں۔

لڑکی نے نوکر کے سر پر دو ہتھڑ رسید کر دیا! مگر وہ بدستور ہاتھوں

سے آنکھیں بند کئے ہنستا رہا!

”یہ کم بخت اتنا ڈھبیٹ ہے کہ کیا بتاؤں!“ لڑکی نے تشکیل کی طرف مڑ کر کہا ”آپ کچھ خیال نہ کیجئے گا!“

”تشکیل نے اس طرح سر ملایا جیسے وہ واقعی کچھ خیال نہ کرے گا! پھر حماقت کا احساس ہوتے ہی اس کے چہرے پر ندامت کے آثار نظر آنے لگے! مگر سفید مونچھیں —! اگر اس نوکر نے اشاروں سے بوڑھے کو کچھ بتانے کی کوشش کی تو وہ نہ جانے کیا سمجھ بیٹھے گا! تشکیل کو احتجاج ہونے لگا! لڑکی نے نوکر کو باہر دھکیل کر دروازہ بند کر دیا!.... تشکیل کے رہے ہے اوسان بھی جواب دے گئے! وہ سوچنے لگا کہ اگر ایسے میں بوڑھا آجائے تو کیا ہو!

لڑکی پھر آکر کرسی پر بیٹھ گئی! تشکیل کی سانسیں چڑھتی رہیں! ”اگر اس نے آپ کے والد صاحب کو بتا دیا تو —؟“ تشکیل نے سوال کیا!

”تو کیا ہوگا — آخر آپ اس وقت والد صاحب کو اتنی شدت سے کیوں یاد کر رہے ہیں!“

تشکیل اس بات کا کیا جواب دیتا! ویسے سفید مونچھیں اب بھی اسے کسی مرکھنے بیل کی سنگیوں ہی کی طرح دھمکا رہی تھیں۔

وہ کیا آپ کو میرے والد صاحب سے خوف معلوم ہوتا ہے! لڑکی نے پوچھا!

”جی ہاں —! بہت!!“

”اے وہ تو بہت نرم دل اور نیک آدمی ہیں!“

تشکیل اُسے کس طرح بتاتا کہ ان دونوں کے درمیان کس قسم کی گفتگو

ہو چکی تھی!

دفعۃً کمرے کے باہر سے کسی کے قدموں کی آواز آئی اور شکیل کا دل
دھڑکنے لگا اور داڑھ کھلا اور بوڑھا اندر داخل ہوا.... پہلے تو وہ
دروازے ہی پر رکا اور پھر ان کے قریب آ کر بولا!

”بے بی! تم ابھی شہر نہیں گئیں —؟ اس نے لڑکی سے پوچھا!
”اب جاؤں گی —! ذرا ان کے لئے کچھ گلاب لائی تھی!“ لڑکی
نے جھولے پن سے کہا: ”ڈیڈی یہ آپ سے بہت ڈرتے ہیں!“
”کیوں —! وہ!“ بوڑھا مسکرایا!

”یہ کہتے ہیں کہ تمہارے ڈیڈی سے خوف معلوم ہوتا ہے!“
”تم جاؤ! اب شہر —! دیر نہ کرو! سورج غروب ہونے سے
پہلے ہی واپس آ جانا!“

رو میں کچھ بھی جاؤں گی ڈیڈی!“ وہ پھر بچوں کی طرح ٹھنکی۔
”نہیں آج نہیں! پھر کبھی چلی جانا! تمہارے گھر مہمان ہیں!“
”تو مہمان کو بھی لے جاؤں نا!“

”نہیں! یہ نہیں جائیں گے۔ کیوں!“ وہ شکیل کی طرف دیکھنے لگا
”نہیں میں نہیں جاؤں گا!“ شکیل جلدی سے بولا!
”میں پھر آپ سے نہیں بولوں گی!“

”جاؤ!“ بے بی.... خدا کے لئے دیر نہ کرو! ورنہ پھر واپسی ہو گی!“
لڑکی چند لمحے کھڑی کچھ سوچتی رہی پھر چلی گئی!.... بوڑھے نے
شکیل سے کہا! مجھے کسی حد تک کامیابی ہو گئی ہے۔ آج میں نے اس عورت
کو برقرار رکھنے کی کوششیں میں دیکھا تھا!“

تشکیل کچھ نہ بولا: وہ جانتا تھا کہ بڑا رام روڈ کی کوٹھی نمبر اکیس رضیہ کے والدین کی قیام گاہ ہے۔ ممکن ہے آج وہ وہاں گئی ہو! اس کی انجھن بڑھتی جا رہی تھی! آخر وہ کیا کرے۔ کیا وہ اسے بتا دے کہ وہ اسکے بڑے بھائی کی بیوی ہے! کیا سچ مچ رضیہ اپنے راستے سے ہٹ چکی! اگر سچی بات ہوئی تو وہ لوگ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہ جائیں گے۔ لیکن اس بات کے کھل جانے پر خود اس کی پوزیشن کیا ہو گی! ممکن ہے اسے مجرم قرار دیا جائے! کیونکہ وہ اس سلسلے میں اپنی معلومات کا اظہار نہ کر کے قانون کی راہ میں روڑے اٹکانے والا بھی قرار دیا جاسکتا ہے!

”دیکھئے.....!“ تشکیل کچھ دیر بعد بولا! ”اس قصے کو ختم کیجئے اور مجھے گھر جانے دیجئے! میرے گھر والے سجدہ پر نشان ہوں گے میں کسی ایسی عورت کو نہیں جانتا جو بڑا رام روڈ کی کوٹھی نمبر اکیس میں رہتی ہو!“

بوڑھا سر ہلا کر مسکرایا! پھر بولا ”مجھے افسوس ہے کہ آپ اپنے بڑے بھائی کی بیوی محترمہ رضیہ کو نہیں جانتے!“

تشکیل کے ہاتھ پر ٹھنڈے ہو گئے، اسے ایسا محسوس ہونے لگا جیسے اس کے جسم کا سارا خون منجمد ہو گیا ہو! بوڑھا اسے بہت غور سے دیکھ رہا تھا! —

”کیوں آپ کیا سوچنے لگے —!“ بوڑھے نے پوچھا!

”میں یہ سوچ رہا ہوں کہ میں پاگل کیوں نہیں ہو جاتا —!“

”ٹھیک ہے جب کسی اعلیٰ خاندان کی عزت خطرے میں پڑ جائے تو یہی سوچنا چاہئے! رضیہ کی گذشتہ زندگی تو اب آہستہ آہستہ سامنے آ رہی ہے آپ لوگ اس خاندان میں رشتہ کر کے بڑے خسارے میں رہے!

میں آج بھی تین ایسے سزا یافتہ آدمیوں سے واقف ہوں جن سے رخصت کے ناجائز تعلقات رہ چکے ہیں !

دو عدل کے لئے اب بس کیجئے ! ” تشکیل نے اپنے دونوں کان بند کر لئے اور بولا ” اب میں جاؤں گا ! آپ مجھے نہیں روک سکیں گے ! ”

” عقل کے ناخن لیجئے صاحبزادے — کیا آپ سچ سچ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کے خاندان کی عزت خاک میں مل جائے ! میں دوسری طرح معاملات کو سلجھانے کی کوشش کر رہا ہوں ! یعنی سانپ بھی مر جائے اور لامٹھی بھی نہ ٹوٹے ! ”

” میں نہیں سمجھا ! ”

” میں استہانی کوشش کر رہا ہوں کہ آپ کا خاندان بدنامی کا شکار نہ ہونے پائے ! اور مجرم اپنی سزا کو پہنچ جائیں ! لیکن اس کے لئے آپ کو وہی کرنا پڑے گا جو میں کہہ رہا ہوں ! ”

” کیا کرنا پڑے گا ! ”

” فی الحال خاموشی سے بیٹھیں ! ”

تشکیل کچھ نہ بولا ! اس کا چہرہ اس طرح زرد پڑ گیا تھا جیسے وہ کوئی دائم المریض ہو !

۱۳

جولیانافٹر واطر عمران سے ملی ! عمران پر حماقت طاری نظر آرہی تھی اس نے اس سے کہا کہ وہ اسے سول ہسپتال تک لے جانا چاہتی ہے !

” مجھے کئی سال سے بخار نہیں آیا ! ” عمران نے جواب دیا !

”میں تمہیں مرجانے کا مشورہ نہیں دے رہی! بھولیا نے مسکرا کر کہا
 ”میرا خیال ہے کہ ہم وہاں ٹی تھری بی کے متعلق کچھ معلومات فراہم کر سکیں گے!“
 ”تب تو تم نے یقیناً انہوں نے کھانی شروع کر دی ہے! ٹی تھری بی
 کے متعلق وہاں کیا معلوم کرو گی!“

”کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ اس عمارت میں کوئی چیز تلاش کر رہی ہے!“
 ”مجھے معلوم ہے!“

”کیا تلاش کر رہی ہے.....!“
 ”اصلی صلاحیت اور عمرے کا سرمہ!“

”یہ کیا چیزیں ہیں!“
 ”بڑی نایاب چیزیں ہیں! مگر تم مجھے کیوں لے جانا چاہتی ہو۔۔۔!“
 ”تمہارے بغیر یہ کام نہ ہو سکے گا!“
 ”کام کی نوعیت.....!“

”لمبی کہانی ہے۔۔۔ مگر تم یہ بتاؤ کیا تمہیں علم ہے کہ اس خاندان
 والوں نے یہ عمارت کس سے خریدی ہے!“
 ”ایک غیر ملکی سے جو حقیقتاً جرمنی جا سوس تھا!“ عمران نے جواب دیا
 ”میرے خدا!“ بھولیا نے حیرت سے کہا! ”تم کبھی سمجھے نہیں رہتے!“
 ”میں کام کی نوعیت پوچھ رہا ہوں!“

”سول ہسپتال میں ایک ایسا مریض موجود ہے جو اس کے متعلق کچھ نہ
 کچھ ضرور بتا سکے گا! مطلب یہ کہ..... وہ ایک ریٹائرڈ سرکاری سرغنرٹل
 ہے! آج سے تیس سال پہلے جب یہ عمارت فروخت ہوئی تھی وہ یہیں
 تھا اور اس جرمن جا سوس کا کیس اسی کے ہاتھ میں تھا!.....“

”اوہ۔۔۔!“ عمران تشویش کن لہجے میں بولا: ”یہاں تم لوگ بازی لے گئے!.....“

”ایکس ٹو کی ضمانت کو تم نہیں پہنچ سکتے!“ جو لیانے فخریہ انداز میں کہا!
 ”بس اب تم جا سکتی ہو! میرے سامنے یہ نفرت انجیز نام نہ لیا کرو!“
 ”وہ تمہاری بہت قدر کرتا ہے!“ جو لیانے کہا!
 ”میری نظروں میں اس چوہے کی کوئی وقعت نہیں! آخر وہ سامنے کیوں نہیں آتا!“

”کام کی بات کرو عمران!..... میں اس ریٹائرڈ سرانغساں سے ملی تھی! لیکن وہ مجھے کچھ نہیں بتا سکا“

”کیوں؟“

”وہ کامریض ہے! آج کل اس پر مرض کا حملہ ہوا ہے جو اتنا شدید ہے کہ وہ گفتگو نہیں کر سکتا!“

عمران تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر بولا: ”جب وہ بول ہی نہیں سکتا تو مجھے ساتھ لے جا کر کیا کرو گی!“

”مجھے یقین ہے کہ تم کسی نہ کسی طرح اس سے معلوم کر لو گے.....!“
 عمران حسب عادت وقت برباد کرتا رہا!..... پھر وہ دونوں سول ہسپتال کے لئے روانہ ہو گئے!“

مگر تھوڑی ہی دیر بعد عمران جو لیا پر بُری طرح برس رہا تھا کیونکہ یہ لمبی دوڑ قطعی بے نتیجہ ثابت ہوئی تھی! مرضی کے لواحقین اسے ہسپتال سے جا چکے تھے! تقریباً ایک گھنٹہ بعد جو لیا ہسپتال کے کاغذات سے اس کا پتہ معلوم کر سکی۔

”حالت اتنی خراب تھی کہ وہ بول بھی نہیں سکتا تھا!۔ پھر اس کے درثناء یہاں سے کیوں لے گئے!“ عمران نے تشویش کن لہجے میں پوچھا!

”اس نے خود ہی جانا چاہا تھا!“ جولیانے جواب دیا ”میٹرن کا یہی بیان

ہے!“

”خیر۔ تو پھر۔ کیا اب اس کے گھر چلنے کا ارادہ ہے۔!“

”قطعی۔! اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں!۔۔۔“

آج تم میری مٹی پلید کر دو گی شاید! چلو۔!“ عمران نے برا سا منہ بنا کر

کہا!۔

جولیا کچھ نہ بولی! پھر انہوں نے ایک ٹیکسی لی اور معلوم کئے ہوئے پتے

پر روانہ ہو گئے!

”لیکن وہ ہمیں کیا بتا سکے گا۔۔۔“ عمران نے کہا! ”تم کیا معلوم کرنا چاہتی

ہو!“

”یہی کٹی۔ تھری بی کو کس چیز کی تلاش ہے!“

”کسی نے تمہیں غلط راستے پر لگایا ہے۔!“

”کیوں!۔۔۔“

”اگر کسی کو یہ معلوم ہوتا کہ اُسے کس چیز کی تلاش ہے تو وہ اس کے ظہور

سے پہلے ہی اسے حاصل کر چکا ہوتا!“

”مگر میری معلومات کے مطابق پولیس سینکڑوں بار اس عمارت کی تلاشی

لے چکی ہے!“

”بہت پرانی کہانی ہے!“ عمران سر ہلا کر بولا۔ ”میں جانتا ہوں کہ

پولیس کافی دنوں تک سرگرداں رہی تھی۔!۔۔۔“

”اس مریض سے کم از کم یہ تو معلوم ہو جائے گا کہ پولیس کو جس چیز کی تلاش تھی وہ اسے ملی تھی یا نہیں!“

”ارے بابا! — چل تو رہا ہوں!“ عمران پیشانی پر ہاتھ مار کر بولا
”بیکار کان نہ کھاؤ۔!“

”تم خود کو نہ جانے کیا سمجھتے ہو!“ جولیا نے چڑھ کر کہا!

”میں خود کو ایک شادی شدہ آدمی سمجھتا ہوں! اس لئے“

”ہیب! ہم شاید پہنچ گئے!“

”ٹیکسی ایک عمارت کے سامنے رک گئی تھی! کرایہ جولیا ہی نے ادا کیا! اور وہ دونوں اتر کر عمارت کی طرف بڑھے! برآمدے میں ایک نوکر موجود تھا!“

”ہمیں مسٹر بیگ سے ملنا ہے!“ عمران نے اس سے کہا!

”وہ بہت بیمار ہیں جناب!“

”ہمیں معلوم ہے! ہم انہیں دیکھنے آئے ہیں! کل ہسپتال میں ملاقات ہوئی تھی!“

”اچھا تو ٹھہریئے! میں بیگم صاحبہ کو اطلاع دیتا ہوں!“ نوکر نے کہا اور اندر چلا گیا۔

”مجھے تعجب ہے کہ بیگم صاحبہ کی موجودگی میں وہ اب تک کیسے زندہ رہا!“ عمران بڑبڑایا!

”جس طرح تمہیں بیگم صاحبہ کی عدم موجودگی میں موت نہیں آتی!“

جولیا اپنا اد پری ہونٹ بھینچ کر بولی! اتنے میں نوکر نے آکر ان سے اندر چلنے کی درخواست کی!

وہ انہیں ڈرائنگ روم میں بیٹھا کر پھر اندر چلا گیا !
مریض تک پہنچنے میں پندرہ منٹ صرف ہو گئے ! وہ ایک پلنگ پر
چپٹ پڑا ہوا تھا ! اس کی آنکھیں بند تھیں اور سینیہ کسی لوہار کی دھونکنی
طرح پھول پچک رہا تھا ! عمران نے پیچھے مڑ کر دیکھا ! نوکر انہیں وہاں چھوڑ
کر جا چکا تھا ! ---

”جولی ڈرائنگ !“ عمران آہستہ سے بولا ! ”نہ ابھی تمہاری
شادی ہوئی ہے اور نہ میری !“
”کیا بھواس ہے --- !“

”اگر ہم نے ایک منٹ کے اندر ہی اندر شادی نہ کر لی تو یہ بوڑھا پھر
سے جوان ہو جائے گا !“
”میں سچ کہتی ہوں کہ اتنے گھونٹے رسید کروں گی کہ تم اپنی شکل بھی نہ
پہچان سکو گے !“

دفعۃً مریض نے آنکھیں کھول دیں ! سرخ سرخ ڈراؤنی آنکھیں ---
--- اور عمران جھک جھک کر اسے آداب کرنے لگا ! پھر
دروازے کی طرف مڑا جہاں تین آدمی کھڑے تھے ! --- ان میں سے
ایک نے دروازہ اندر سے بند کر لیا ! جو بیا بھی بوکھلا کر مڑی --- اور
اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں ! کیوں کہ ان تینوں کی ٹائیاں سیاہ
تھیں ! --- اور وہ ایسٹ لٹو کی ہدایت پر ایک بار ان لوگوں کا
تغائب بھی کر چکی تھی ! --- ان کے متعلق ایسٹ لٹو کا خیال تھا کہ وہ
اسٹارٹیا کے ساتھیوں میں سے ہیں !

”میں نہ کہتا تھا کہ شادی کر ڈالو --- !“ عمران رونی صورت بنا کر بولا۔

بوڑھا مریض اٹھ کر بیٹھ گیا تھا! پھر وہ پتنگ سے نیچے اترا اور
تن کر کھڑا ہو گیا! وہ ایک دراز قد آدمی تھا! اس نے اپنی سفید ڈاڑھی
بھی چہرے سے ہٹا دی!

”لو دیکھو! ...“ عمران نے آہستہ کہا: ”ہو گیا نا جوان۔!“

جولیا کچھ نہ بولی وہ بار بار اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیر رہی تھی
چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا! اس نے بڑی مضبوطی سے عمران کی کلائی پکڑ لی
”تم لوگ کون ہو؟“ لمبے آدمی نے گرج کر پوچھا! جو کچھ دیر پہلے دمہ کا
ایک قریب المرگ مریض تھا۔

”سم لوگ!“ عمران برا سا منہ بنا کر بولا۔ ”عورت مرد ہیں۔ ہم مسٹر بیگ
سے ملنے آئے تھے!“

”کیوں ملنا چاہتے ہو؟“

”کیا آپ مسٹر بیگ ہیں! ...“ عمران نے حیرت سے کہا پھر جولیا سے
بولا: ”تم نے تو کہا تھا کہ مسٹر بیگ مرض کی شدت کی بناء پر گفتگو بھی نہیں کر سکتے
“میں کیا بتاؤں۔!“ جولیا نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیر کر کہا! ...
”تم خود دیکھ رہے ہو! ...“

”کس چکر میں ہو تم لوگ۔!“ لمبے آدمی نے گرج کر پوچھا!

”مسٹر بیگ سے پوچھنا چاہتے تھے کہ اب ہم شادی کر لیں یا نہیں!“
”میں تمہیں بولنے پر مجبور کر دوں گا! ...“ دراز قد آدمی عمران

کو گھورتا ہوا بولا!

”کیا میں اتنی دیر بول نہیں رہا۔“ عمران نے حیرت ظاہر کی!
”تم کون ہو؟ مسٹر بیگ سے کیوں ملنا چاہتے ہو!“

”میں عبدالمنان ہوں! بیگ صاحب سے اس لئے ملنا چاہتا تھا کہ ان سے اس شادی کی اجازت لے سکوں!“

”یہ لڑکی یوریشین ہے!۔۔۔ مسٹر بیگ کی بھتیجی۔ ابھی حال ہی میں اٹلی سے آئی ہے!۔ کل پہلی بار مسٹر بیگ سے ہسپتال میں ملی تھی!“

”وہ یہ اس طرح نہیں بتائے گا۔! بلے آدمی نے اپنے ساتھیوں سے کہا!۔۔۔۔۔ ان دونوں کو اس کمرے سے لے چلو!۔۔۔۔۔“

پھر دیکھیں گے!“

”کیا گود میں لے چلو گے۔۔۔۔۔! عمران نے احمقانہ انداز میں کہا۔“

”خیر میں تو گود میں بھی چل سکتا ہوں! مگر خبردار اس لڑکی کو ہاتھ نہ لگانا ورنہ میں یہیں خودکشی کر لوں گا!“

سیاہ مائی والوں میں سے ایک نے بڑھ کر عمران کی گردن سے ریو اور لگا دیا اور اس پر تھوڑی سی طاقت صرف کرتا ہوا بولا ”چلو“

جو لیا عمران کے ساتھ چل رہی تھی!۔۔۔۔۔ عمران نے رو ہانسی آواز میں کہا! لعنت ہے ایسے چچا پر! کیا یہ خود تم سے شادی کرنا چاہتا ہے تم نے مجھے کس مصیبت میں پھنسا دیا!“

جو لیا کچھ نہ بولی! اس وقت اس کی ساری ذہانت رخصت ہو گئی تھی!۔۔۔۔۔ انہیں ایک دوسرے کمرے میں لایا گیا!۔۔۔۔۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ وہاں تنہا رہ گئے! کمرے کا دروازہ باہر سے بند کر دیا گیا تھا!

”دیکھا تم نے!۔۔۔۔۔ عمران نے کسی لڑکی عورت کی طرح پیترہ بدلا۔ ”کس گدھے نے تمہیں یہ مشورہ دیا تھا کہ مجھے اس مصیبت میں پھنسا دو!“

میں نہیں سمجھ سکتی کہ یہ کیا ہو گیا !

”اگر میں مار ڈالا گیا تو تم سے سمجھ لوں گا۔“

”کچھ سوچو۔ رہائی کے لئے کچھ سوچو !.....“ جولیہ نے مضطربانہ

انداز میں کہا !

”میں کیا سوچوں ! اب بلاؤ اپنے چوہے آفسیر کو۔“ عمران برا سامنے بنا کر بولا۔

”تمہیں یہاں لانے کا مشورہ اسی نے دیا تھا !“

”کیا مطلب یہاں۔“ عمران نے آنکھیں نکال کر غصیلی آواز میں کہا

”مطلب یہ کہ اس نے کہا تھا !..... بیگ کے معاملے میں عمران

سے مدد لو ! وہ اس سے گفتگو کرنے کا کوئی نہ کوئی طریقہ پیدا ہی کرے گا !“

”اس کے باپ کا نوکر ہے عمران۔“ عمران غز آیا !

جولیہ کچھ نہ بولی ! کہتی بھی کیا ! وہ خود بھی بوکھلا گئی تھی ! کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے کہا !

کل جب میں اس بوڑھے سے ملی تھی ! تو وہ اتنا توانا نہیں تھا !۔

اور نہ اتنا لمبا تھا ! مجھے یقین ہے ! کل والا بوڑھا مسٹر بیگ ہی تھا ! مگر

یہ..... سب کچھ شاید آج ہی ہوا ہے ! نئی ٹھہری بی کے ساتھ

ہم پر گہری نگاہ رکھتے ہیں !“

”تم نے خواہ مخواہ میری سیکم بھی برباد کر دی !“

”میں کیا کرتی۔“ مجھے تو بہر حال ایکس ٹو کے حکم کی تعمیل کرنی

تھی !“

”اچھا تو کرو۔ تعمیل ! میں تو خود کشتی کرنے جا رہا ہوں !“

۱۳

جیسے ہی اشاریہ کی کار جعفری منزل سے نکلی کیٹن جعفری نے اس کا تعاقب شروع کر دیا! وہ ایک ٹکیسی میں تھا!..... اشاریہ تنہا تھی! گاڑی ڈرائیور چلا رہا تھا! کچھ دیر تک تو ایسا معلوم ہوتا رہا جیسے وہ یونہی بے مقصد مختلف سڑکوں کے چکر لگا رہی ہو! پھر وہ پرنس ہوٹل کے سامنے رک گئی — کیٹن جعفری نے اسے کار سے اتر کر ہوٹل میں جاتے دیکھا تھا!

وہ بھی ٹکیسی سے اتر گیا اور ٹکیسی وہیں کھڑی رہی! ہال میں پہنچ کر اس نے دیکھا کہ اشاریہ اپنے معتقدوں میں گر گئی ہے۔ یہاں بہترے لوگ آتے پہنچاتے تھے!

جعفری نے قریب ہی ایک میز ایگج کر لی! ایسی صورت میں اس کے علاوہ اور چارہ ہی کیا تھا! اشاریہ کی میز کے گرد کئی کرسیاں تھیں مگر اس کے انداز سے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ جلد از جلد ان سے پیچھا چھڑانا چاہتی ہو۔ اس کی نظریں بار بار ایک جانب اٹھ رہی تھیں! پہلے تو جعفری نے اس کی طرف دھیان نہیں دیا لیکن پھر جب ایک بار اسی سمت اس کی نظر بھی اٹھی تو اسے اپنی عنایت بار آور ہوتی معلوم ہوئی — وہ ایک نوجوان آدمی تھا! جسے اشاریہ بار بار دیکھ رہی تھی! وہ اس سے کافی فاصلے پر تھا! اور اس کے گلے میں سیاہ ٹائی تھی! جولیانا فٹز ڈائر کی تحقیق تھی کہ اشاریہ جان لوگوں سے تعلق رکھتی ہے وہ عموماً سیاہ ٹائیاں

استعمال کرتے ہیں۔

جعفری بڑے صبر و سکون کے ساتھ بیٹھا رہا۔ اس نے کھانے پینے کی کچھ چیزیں منگوالیں تھیں اور وقت گزار رہا تھا !
کیپٹن جعفری کی شخصیت بڑی شاندار تھی۔ وہ ایک قد آور اور بارعب آدمی تھا ! ۔۔۔۔۔ شاید وہ اس کی چڑھی ہوئی گھنی مونچھیں ہی تھیں جنہوں نے اسے اتنا بارعب آدمی بنادیا تھا ! ۔۔۔۔۔ حالانکہ فوج سے علیحدہ ہوئے کافی عرصہ گزر چکا تھا۔ لیکن جعفری کے انداز اب بھی فوجیوں کے سے تھے ! ۔۔۔۔۔ کسی زمانے میں وہ ملٹری کی سیکرٹ سروس کا ایک سرگرم آفیسر تھا ! لیکن اب عمران کی ماتحتی نے سارے کس بل نکال دیئے تھے۔ اور وہ ابکس ٹو سے بہت زیادہ خوفزدہ رہتا تھا۔

جعفری وہیں بیٹھا رہا ! ابھی تک اسٹارٹیا کے محققین کا تاہ نہیں ٹوٹا تھا ! جعفری کبھی اسٹارٹیا کی طرف دیکھنے لگتا اور کبھی سیاہ ٹائی ڈالے کی طرف۔ !

سیاہ ٹائی ڈالے نے کوڈپیری چو کلیٹ کا ایک پکیٹ اس طرح ہاتھ سے پکڑ رکھا تھا جیسے وہ اسے کسی کو دکھانا چاہتا ہو ! ایک بار اسٹارٹیا کی نظر اس کی طرف اٹھی اور سیاہ ٹائی ڈالا پکیٹ پھاڑ کر اس میں سے چاکلیٹ نکالنے لگا ! پھر وہ اپنی جگہ سے اٹھا ! اور ادپری منزل کی زینوں کی طرف چلا گیا ! ۔۔۔۔۔ جعفری کی نگاہ اس کا تعاقب کرتی رہی ! اب وہ زینوں پر تھا ! ۔ اسٹارٹیا اب بھی بار بار اسی کی طرف دیکھ رہی تھی ! ۔۔۔۔۔ لیکن شاید وہ ابھی اٹھنا نہیں چاہتی تھی ! کیوں کہ اس کے چہرے پر کچھلا سا اضطراب باقی

نہیں رہا تھا! تقریباً پانچ یا پچھ منٹ بعد جعفری نے سیاہ ٹائی والے کو ادپری منزل سے واپس آتے دیکھا! اور پھر وہ نیچے آکر سیدھا باہر نکلا چلا گیا! دفعتاً اسٹارٹ کے چہرے سے پھر بے چینی نظر آنے لگی۔ وہ اس وقت اپنے ایک معتقد کا ہاتھ دیکھ رہی تھی! —

جعفری کے ذہن میں ایک نیا خیال سر اُبھار رہا تھا! وہ چپ چپ اپنی میز سے اٹھا اور ادپری منزل کے زینوں کی طرف آیا۔ ایک لحظہ کے لئے رک کر اس نے کچھ سوچا اور پھر ادپر جانے کے لئے زینے طے کرنے لگا!

ادپر پہنچ کر وہ پھر کچھ سوچنے لگا۔ اس کی تیز اور متجسس نظرس گروپش کا جائزہ لے رہی تھیں!

یہ ایک طویل راہداری تھی! بائیں جانب زینوں کے دروازے ہی کی لائن میں کئی پیشاب خانے تھے۔ جعفری سوچ رہا تھا کہ پانچ منٹ کے اندر ہی اندر ادپر آنے اور واپس جانے کے لئے صرف یہی جواز ہو سکتا ہے کہ وہ پیشاب خانے میں آیا۔ —

جعفری آگے بڑھا! پہلے ہی پیشاب خانے کی دیوار سے لگے ہوئے اسٹیڈ میں کوڑے کچرے کی بالٹیاں لٹک رہی تھیں — جعفری کی تیز نظرس بالٹیوں پر پڑی ہوئی دوسری جانب مڑنے ہی والی تھیں کہ وہ رک گیا! ایک بالٹی میں کوڈبیری چاکلیٹ کے پیکٹ کا کور مڑی مڑی حالت میں پڑا ہوا تھا!

جعفری نے بڑی پھرتی سے اسے اٹھا لیا اور آگے بڑھتا چلا گیا ساتھ ہی وہ اسے کھولتا بھی جا رہا تھا! کاغذ کی تہوں کے درمیان ایک

ایسا کاغذ نظر آیا جس پر پرنسپل سے کچھ لکھا ہوا تھا! اُس نے کاغذ کے ان سارے ٹکڑوں کو جیب میں بٹھونس لیا اور واپسی کے لئے مڑا۔

پھر وہ اس وقت ہال میں پہنچا جب اشاریٹا اپنی میز سے اٹھ رہی تھی! اُس کے ساتھ ہی دوسرے لوگ بھی اٹھے! لیکن اشاریٹا نے مسکرا کر ان سے کچھ کہا اور وہ بیٹھ گئے! وہ بڑے پر وقار انداز میں آہستہ آہستہ چلتی ہوئی زمینوں کی طرف بڑھ رہی تھی۔!

جیسے ہی وہ نظروں سے اوجھل ہوئی! جعفری نے چاروں طرف ایک اچٹتی سی نظر ڈال کر جیب سے کاغذ کے ٹکڑے نکال لئے پھر ان میں سے وہ کاغذ الگ کیا جس پر پرنسپل کی تحریر تھی اور بقیہ کو دوبارہ جیب میں ڈال لیا! وہ اسے پڑھ رہا تھا۔

تدبیر کامیاب رہی ایک عورت اور ایک مرد ہماری قید میں ہیں! مرد کچھ ہیوقوف سا معلوم ہوتا ہے! وہ ویسی ہے لیکن عورت اطلاوی معلوم ہوتی ہے! اس نے اپنی صحیح قومیت نہیں بتائی۔ ابھی تک ہم ان سے کچھ بھی نہیں معلوم کر سکے! انہیں فورٹینٹھ اسٹریٹ والے مکان میں رکھا ہے! یہ بتانا بہت مشکل ہے کہ وہ کل کتنے آدمی ہیں! ان سے ابھی تک کچھ بھی نہیں معلوم کیا جاسکا۔! اب ہم حکم کے منتظر ہیں!“

تحریر ختم کر کے جعفری نے ایک گہرا سانس لیا! اُسے علم تھا کہ جو یا آج عمران کو سول ہسپتال لے جائے گی! وہ دونوں ایک دوسرے کو اپنی مصروفیات سے لاعلم نہیں رکھتے تھے!

وہ سوچنے لگا ممکن ہے وہی دونوں ان کے ہاتھ لگے ہوں !
 وہ اپنی میز سے اٹھ کر کاؤنٹر پر آیا جہاں فون رکھا تھا، اس نے
 سب سے پہلے جولی کے لئے ہوٹل میں فون کیا ! لیکن وہاں سے جواب
 ملا کہ وہ فون بچے صبح کی گئی ہوئی ابھی تک واپس نہیں آئی - - - !
 کیٹن جعفری نے ریسپور رکھ دیا ! پھر اس نے عمران کے لئے جعفری منزل
 فون کیا ! لیکن وہاں سے کسی نے بتایا کہ عمران دس بجے سے غائب
 ہے - !

اب وہ ایکس ٹو کے متعلق سوچنے لگا ! — کیا ایکس ٹو کو ان
 حالات کا علم ہوگا ! کاش اُسے ایکس ٹو نے اپنا فون نمبر بھی بتایا
 ہوتا !

وہ کاؤنٹر کے پاس سے ہٹ کر ایک سٹون کی اوٹ میں اکھڑا ہوا -
 اسٹارٹا اوپر سے واپس آگئی تھی ! لیکن چونکہ یہاں
 سے فاصلہ زیادہ تھا اس لئے جعفری اس کی حالت کا اندازہ نہیں لگا سکتا
 تھا ! ویسے اسے یقین تھا کہ شدید قسم کی ذہنی الجھن میں مبتلا ہو گئی ہو
 گی - اگر اس کے ارد گرد معتقدین کی بھیڑ نہ ہوتی تو شاید وہ یہاں رک
 بھی نہیں سکتی ! جعفری سوچ ہی رہا تھا کہ اب اسے کیا کرنا چاہیئے
 کہ اس نے اسٹارٹا کو پھر اٹھتے دیکھا ! شاید وہ ان لوگوں سے معذرت
 طلب کر رہی تھی -

معتدین کی بھیڑ اسے کاڑک پہنچانے لگی ! جعفری اب یہ دیکھنا چاہتا
 تھا کہ اسٹارٹا کہاں جاتی ہے اور کیا کرتی ہے - !
 جیسے ہی اس کی کار حرکت میں آئی - اسی کے پیچھے جعفری کی ٹیکسی

بھی چل نکل! لیکن حقوڑی ہی دیر بعد اس کی مایوسی کی حد نہ رہی جبکہ اس نے اگلی کار کو جعفری منزل کے پھاٹک میں داخل ہوتے دیکھا! اب کیا ہو سکتا ہے! پہلے وہ سمجھا تھا کہ شاید اسٹارٹیا غیر متوقع طور پر اپنے ایک آدمی کے پیغام سے محروم ہو جانے کے بعد معلومات حاصل کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی دوسرا ذریعہ تلاش کرے گی۔

بہر حال اب اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں رہ گیا تھا کہ جعفری کسی نہ کسی طرح فورٹینتھ اسٹریٹ کی اس عمارت کا پتہ لگانے کی کوشش کرے۔ جہاں اس کی دانست میں وہ دونوں مقید تھے۔

مگر فورٹینتھ کوئی چھپوٹی جگہ نہیں تھی! لہذا وہاں کسی عمارت کا پتہ معلوم کرنا مشکل ہی تھا!

۱۵

”اے محترمہ . . . جولیانانٹئر واٹر . . . تم ادنگھ رہی ہو۔“
 عمران نے اسے جھنجھوڑ کر کہا . . . وہ سچ مچ بیٹھے بیٹھے ادنگھ رہی تھی! جولیا چونک کر بے دلی سے مسکرائی۔ یہ رات تھی! اور بارہ کا وقت ضرور رہا ہوگا۔!

”مجھے مصیبت میں پھنسا کر خود ادنگھتی ہو! . . . پھر مسکراتی بھی ہو! کاش میں نے شہد کی مکھیوں والا تھیلہ اسی دن تم پر خالی کر دیا ہوتا۔“
 تم سے خدا سمجھے۔!

تو پھر کوئی سند بیر نکالو! جولیا دونوں ہاتھوں سے آنکھیں ملتی

ہوئی بولی؟ کب تک یہاں رہیں گے؟
 ”تم میری ہے کہ تم میرے سر پر بیٹھ جاؤ اور میں حلق پھاڑ پھاڑ کر بھیریں
 گاؤں۔ ا۔“

”بھیریں کیا۔؟“

بھیریں تمہارے چیت آفیسر کی دم میں بندھے ہوئے منہ کو کہتے
 ہیں۔ ا۔“

جولیا ہنسے لگی! لیکن اس ہنسی میں زندگی نہیں تھی! عمران مٹھوڑی
 دیر تک خاموش رہا پھر اس نے کہا:

”میرا خیال ہے کہ اب ٹی ٹھہری بی صرف وقت گزار رہی ہے۔“

”وقت گزاری سے کیا مراد ہے۔ ا۔“

”اسے جس چیز کی بھی تلاش تھی شاید مل گئی۔“

”یہ تم کس بناء پر کہہ رہے ہو؟“

”پھر بحث شروع کی تم نے؟“

”میں بحث نہیں کرتی! میں تو صرف اس خیال کی وجہ دریافت کرنا چاہتی
 ہوں! خیر اسے بھی جانے دو! یہی بتا دو کہ وہ اس چیز کے حصول کے بعد

بھی بھری منزل ہیں کیوں مقیم ہے؟“

”وہ سوچتی ہوگی کہ کہیں اس کی محنت برباد نہ ہو جائے! کیوں کہ کچھ

نامعلوم آدمی اس کی نگرانی کر رہے ہیں! اسے اس کا احساس ہو گیا ہے۔

ورنہ وہ ہمیں اس طرح قید کیوں کر دیتی؟“

یہ بھی کوئی بات نہ ہوئی! میں تو کوئی منطقی دلیل چاہتی ہوں؟ جولیا
 نے کہا۔

” اچھا بس اب اپنی ٹائیں ٹائیں ختم کرو! ۔۔۔۔۔ میں کچھ سوچنا چاہتا ہوں! ۔۔۔۔۔“

” کچھ اور نہیں! بلکہ رہائی کی تدبیر!“ بری! اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی!۔

” رہائی کی تدبیر کیا سوچنا ہے۔ ایسے مواقع بار بار نہیں آتے ۔۔۔۔۔ اگر وہ لوگ مار ڈالنے کی دھمکی دیں کہ انہیں اس قدر غصہ دلاؤ کہ وہ سچ بچ تمہیں مار ہی ڈالیں۔ ارے اس زندگی میں رکھا ہی کیا ہے!“

” تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے!“

” پھر کیوں لائی تھیں۔ مجھے اپنے ساتھ جب میرے کسی مشورے پر عمل نہیں کرنا تھا!“

” تم سے خدا سمجھے عمران! تم موت کے منہ میں بھی سنجیدگی نہیں اختیار کر سکتے!“

” میں اب تک نکل بھی گیا ہوتا! لیکن مجھے تمہاری فکر ہے!“

” تم میری فکر نہ کرو! کچھ شروع کر دو! میں اپنی حفاظت آپ کے لوں گی!“

” تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا! اچھا تو اب میں شروع کرنے جا رہا ہوں!“

لیکن قبل اس کے کہ وہ کچھ شروع کرنا کسی نے باہر سے قفل میں کبھی گھائی دروازہ کھلا اور چار آدمی اندر داخل ہوئے ۔۔۔۔۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں ریوالتور تھا!

” اٹھو! ۔۔۔۔۔ تم لوگ!“ ریوالتور والے نے خشکیں لہجے میں کہا!

وہ دونوں کھڑے ہو گئے۔ عمران نے اپنے دونوں ہاتھ بھی اٹھائے تھے اور وہ اب سچ بہت زیادہ خوفزدہ نظر آنے لگا تھا! ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اب اس کا دم ہی نکل جائے گا! وہ ہانتا کانتا ان لوگوں کے ساتھ چلنے لگا!

وہ ایک بہت بڑے کمرے میں آئے۔
 ”ارے یہ تو — وہی ہے!“ عمران نے اسٹارٹا کی آواز سنی! اس وقت وہ اس اسٹارٹا سے بہت مختلف نظر آرہی تھی جسے اس نے جعفری منزل میں دیکھا تھا! اس وقت اس کے جسم پر اسکرٹ کی بجائے خاکی تپلون اوڑھ چڑے کی جکیٹ تھی۔! اور آنکھوں میں نسوانیت کا شائبہ تک بھی نہیں تھا! وہ بس ایک نوخیز لڑکا معلوم ہو رہی تھی!
 ”کیوں؟ تم کون ہو۔!“ اس نے عمران کو گھورتے ہوئے پوچھا۔
 ”ایک سرکس بوائے۔۔۔۔۔۔۔!“ عمران نے شرمناک جواب

دیا۔!
 ”تم جھوٹے ہو!۔۔۔۔۔۔“

”پھر میں کسی طرح یقین بھی نہیں دلا سکتا۔! ویسے یہ لڑکی تمہیں یہی بتائے گی! ہم دونوں اسٹارٹا سرکس میں ملازم ہیں۔!“
 ”اور شکیل اتنا کم رتبہ آدمی ہے، کہ سرکس والوں سے دوستی کرتا پھرے گا!“

”بچپن میں ہم دونوں نے ایک سکول میں تعلیم پائی تھی!“
 ”خیر۔۔۔۔۔۔ تم میری ٹوہ میں کیوں بھٹتے!“
 ”شکیل نے مجھ سے کہا تھا کہ تم یہاں کسی خزانے کی تلاش میں آئی ہو۔“

بھی جھوٹ بول سکتے ہیں! صرف تم سچ بول سکتی ہو!

”تم نے میرے متعلق کیا معلوم کیا؟“

”کچھ ابھی نہیں!“ عمران نے مایوسی سے سر ہلا کر کہا! ”لبس اتنا ضرور ہو کہ اب میں تمہارے بغیر زندہ نہ رہ سکوں گا! زندگی بھر تمہارے خواب دیکھنے پڑیں گی!“

”بکو اس بند کر دو!“

”ہاں اب خاموش ہی رہوں گا! — ویسے تم اس لڑکی سے حقیقت معلوم کر سکتی ہو! یہ بھی تمہاری ہی طرح سوئیس ہے!“

”تم سوئیس ہو!“ اشاریٹا نے جو لیا سے پوچھا!

”ہاں میں سوئیس ہوں!“ جو لیا نے سوئیس میں جواب دیا! اور اس نے اُسی زبان میں عمران کے بیان کی تصدیق کی! دفعتاً ایک آدمی کمرے میں داخل ہوا!

”کیا سب سامان تیار ہے!“ اشاریٹا نے اس سے پوچھا!

”ہاں مادام!“ اس نے بڑے ادب سے جواب دیا!

ان لوگوں کو کمرے میں بند کر دو اس نے عمران اور جو لیا

کی طرف اشارہ کیا۔

عمران بہت دیر سے اس نے چھوٹے سے سوٹ کیس کو دیکھ رہا تھا جسے اشاریٹا داہنے ہاتھ میں لٹکائے ہوئے تھی!

”کیا تمہیں! وہ چیز مل گئی ہے! جس کی تلاش تھی! عمران نے پوچھا

”ہاں!“ اشاریٹا مسکرائی! لیکن وہ کسی قدیم شاہی خاندان کے جواہرات نہیں ہیں! تم لوگ اس قسم کے ناول پڑھ پڑھ کر اپنے دماغ خراب کر لیتے

ہو! . . .

”پھر وہ کیا چیز تھی! . . .“

”کچھ بہت ہی اہم قسم کے کاغذات! جنہیں میں دنیا کی کسی بھی بڑی حکومت کے ہاتھ فروخت کر سکتی ہوں! لاکھوں کی مالیت ہے!“

”یہ کاغذات یہاں کیسے پہنچے تھے!“

ایک سرکس بوائے کو ان چیزوں سے دلچسپی نہ ہونی چاہیے! میں تم پر رحم کھا رہی ہوں! تم قتل نہیں کئے جاؤ گے! صبح تک تم کو رہائی نصیب ہوگی اسٹار بیٹا نے کہا

”میں تم سے رحم کی بھیج نہیں مانگتا!“ عمران نے برا سامنہ بنا کر کہا!

کیا تم مجھے کوئی گھٹیا آدمی سمجھتی ہو۔ . . . تم نے جس طرح جعفری خاندان والوں کو اٹو بنایا تھا مجھے نہیں بنا سکتیں! تمہارے سلسلے میں کوئی ایسی بات ہے جس کا علم مجھے نہیں ہے! تم بہت دنوں سے جعفری منزل میں گھسنے کا پروگرام بنا رہی تھیں! اس سلسلے میں تم نے جو نقش اور حضرات کا پروگرام دیا۔! تم جو نقش کی ماہر تو ہو سکتی ہو! لیکن حضرات کی ابجد سے بھی تمہاری واقفیت نہیں ہے۔ تم نے کہیں سے مشرقیوں کے اس کمال کا تذکرہ سن پایا ہوگا! بس دو چار کالے چراغ لے کر چڑھ دوڑیں۔ لیکن ایک بار بھی چراغوں کی لوڑں پر رعوں کو نہ طلب کر سکیں۔ اس کے بجائے تم نے جمیل سے یہ ظاہر کرنا شروع کر دیا کہ رعوں میں تم سے ناراض ہو گئی ہیں اور تمہیں نقصان پہنچانے کے درپے ہیں!۔ وہ رات یاد ہے! تمہیں جب تم اپنے کمرے میں چرخ رہی تھیں اور اس طرح خوفزدہ نظر آ رہی تھیں جیسے وہ چراغ تمہارے لئے موت کا پیغام لانے والے ہوں! جمیل سے تم نے چراغوں کو بجھانے

کے لئے کہا تھا ! لیکن وہ انہیں نہ سمجھا سکا ! یہ تم نے محض اس لئے کیا تھا تاکہ اسے کم از کم ان چراغوں کے غیر معمولی ہونے کا یقین تو آ رہی جائے ! حقیقتاً وہ بیچارہ اس سلسلے میں دھوکا کھا گیا تھا۔ حالانکہ بہت پڑھا لکھا آدمی ہے ! وہ یہی سمجھا کہ چراغ تو غیر معمولی ہیں۔ لہذا یہی بات ہو سکتی ہے کہ روہیں تم سے ناراض ہو گئی ہوں۔ یہ سب کچھ تم نے محض اس لئے کیا تھا کہ جعفری منزل میں ایک مہمان کی حیثیت سے داخل ہو کر نہایت سکون کے ساتھ ان کا غذا کی تلاش جاری رکھ سکو ! چراغ واقعی غیر معمولی ہیں ! ۔ ۔ ۔ ۔ ۔“

عمران اشارہ کیا کہ مارکر مسکرایا اور پھر بولا : ”دیئے دہرے بنائے گئے ہیں۔ ان کے درمیان میں کافی عتبہ خالی ہے ! ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ادپری جھسے ہیں تم نے تیل ڈال کر روٹی کی بتیاں ڈال دی ہیں ! لیکن حقیقت یہ ہے کہ دونوں تہوں کے درمیان میں پانی اور کاربائیڈ ہوتا ہے اور روٹی کی بتی کے نیچے ایک باریک سی نیکی سے گیس نکل کر جلتی ہے ! ۔ ۔ ۔ ۔ ۔“

بادی النظر میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ لوہوٹی کی بتی سے نکل رہی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ لوہاس نیکی سے نکلتی ہے جس کا تعلق کاربائیڈ سے ہوتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔“

اب رہ گیا پھاٹک کے گرنے کا مسئلہ تو اس کے ادپری جھسے میں پہلے سے ایک دراڑ پڑی ہوئی تھی ! تمہارے آدمیوں نے تھوڑی سی محنت کر کے اسے اس رات گرا دیا تھا ! — کیوں کیا میں غلط کہہ رہا ہوں !“

”مجھے تمہارے مسئلے پر دوبارہ غور کرنا پڑے گا !“ اشارہ کر کے غور خواہ لہجے

میں کہا : ”غور کرنے کے لئے بہت وقت ہے ! میں جانتا ہوں کہ تم مجھے زندہ

نہ چھوڑو گی! پھر میں کیوں خواہ مخواہ اس لذت سے محروم رہ جاؤں۔ مجھے
ایسی باتیں کرنے میں بڑی لذت ملتی ہے۔

”ہاں تو..... جمیل کے کمرے والی آگ بھی
روحوں کا غائب تھا!..... وہ آگ تمہیں نے لگائی تھی! اس
طرح کہ جمیل کو اس کا احساس نہیں ہو سکا۔ حالانکہ وہ تمہارے پاس ہی موجود
تھا۔ اب تم یہ کاغذات لے جاؤ ہی ہو جو اُس بیچارے جرمین جاسوس نے
بڑی محنت سے چرائے تھے!“

”کہاں سے چرائے تھے!“ اسٹارٹیا بھرائی

برطانیہ کے دفتر خارجہ سے!..... اور انہیں جعفری منزل میں چھپا
دیا تھا! ادھر پولیس کو اس پر شبہ ہو گیا اور وہ عمارت فروخت کر کے بھاگ
نکلا..... اسے اتنا موقع بھی نہ مل سکا کہ وہ ان کاغذات کو وہاں سے
نکال سکا! ممکن ہے اس نے مصلحتاً بھی انہیں وہیں رہنے دیا ہو!

سوچا ہو! جب ضرورت ہو گی نکال لے جائے گا!..... پولیس کو
دراصل انہیں کاغذات کی تلاش تھی!..... وہ جاسوس بیچارہ
نہ جانے کہاں مڑھپ گیا“

”اب تمہاری زندگی محال ہے۔“..... اسٹارٹیا بھرائی ہوئی
آواز میں بولی!

تمہارے بغیر میں زندہ بھی نہیں رہنا چاہتا!“ عمران نے سنجیدگی
سے کہا!“نی ٹھہری بی..... یعنی تھریسیا بمبل بی آف بوہیمیا!.....“
دفعۃً سوٹ کیس اسٹارٹیا کے ہاتھوں سے چھوٹ پڑا۔

”مارڈر الو اسے!..... وہ جلدی سے جھک کر سوٹ کیس

اٹھاتی ہوئی چیخی! جو لیا بوجھ لگئی! وہ سمجھ رہی تھی کہ عمران مکاری سے کام لے کر کسی نہ کسی طرح اپنی جان بچا جائے گا، لیکن مختریسیا کی شخصیت سے پردہ اٹھا دینا گویا اسے چیلنج کرنا تھا! — کیا عمران سے سچ بیچ حماقت سرزد ہوئی تھی! دفعتاً پانچوں آدمی عمران پر ٹوٹ پڑے! جو لیا اچھل کر الگ ہٹ گئی! اس نے بھی اندازہ کر لیا تھا کہ وہ کاغذات اسی سوٹ کیس میں ہو سکتے ہیں جو مختریسیا بڑے احتیاط سے ہاتھ میں تھامے ہوئی تھی! —

جو لیا نے عمران کو ان آدمیوں کے زرعے سے نکلنے دیکھا! اور پھر یہ بھی دیکھا کہ دو آدمی یکے بعد دیگرے فرش پر ڈھیر ہو گئے ہیں۔
 ”اپنے ہاتھ اٹھاؤ! ورنہ گولی مار دوں گا!“ اس آدمی نے کہا جس کے پاس ربوہ لور تھا!

عمران نے اس کی طرف دھیان دیئے بغیر مختریسیا کے سوٹ کیس پر جھپٹا مارا مگر مختریسیا بھی کم پھرتیلی نہیں تھی وہ اسے صاف بچائے گئی! مختریسیا وہی عورت تھی جس نے سارے یورپ کو انگلیوں پر سچا کر رکھ دیا تھا۔ وہ اتنی آسانی سے قابو میں نہیں آ سکتی تھی! دوسرے ہی لمحہ میں اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا پسٹول نکال لیا! مگر شاید اس خیال سے وہ لوگ فائر نہیں کرنا چاہتے تھے کہ یہ عمارت شہر کے ایک کافی آباد حصے میں واقع تھی!

جو لیا بری طرح کانپنے لگی تھی! اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ عمران نے یہ کیا پاگل پن پھیلا دیا ہے۔ اگر وہ زیادہ طراری نہ دکھاتا تو شاید مختریسیا ان دونوں کو نکل جانے دیتی! وہ مختریسیا احمد اس کے کارناموں

سے اچھی طرح واقف تھی !

عمران نے پھر ہاتھ اوپر اٹھا دیئے ! اور محقریسا اپنے
ساتھ قبیلوں کی طرف دیکھ کر غرائی ! ” کتنے نکلے ہوئے لوگ — تم سے ایک آدمی بھی
نہیں بچڑا جاتا ! اسے پکڑ کر اس کا گلا گھونٹ دو ! اور تم بھی چپ
چاپ کھڑی رہو گی ورنہ انجام بڑا دردناک ہو گا ! “

جولیا جہاں بھتی وہیں کھڑی رہی ! پانچوں آدمی عمران پر چھپے ! عمران پھر
بھکائی دے کر ان کے زرعے سے نکل گیا اور دو آدمیوں کے سر بری طرح ٹکرائے
تیسرے کی پیشانی پر عمران کا گھونسا پڑا اور چوتھے کے پیٹ پر
لات ! — پانچویں نے آگے بڑھنے کی ہمت نہیں کی !

دفعۃً محقریسا نے عمران پر فائر کر دیا ! عمران چکر اکر گرہا . . .
اور پھر نہ اٹھ سکا ! پستول کی آواز بڑی ہلکی تھی — شاید ان کمروں ہی میں گونج کر
رہ گئی ہو — !

اب اس لڑکی کے ہاتھ پیر باندھ کر یہیں ڈال دو ! محقریسا نے پرسکون
آواز میں کہا ! جولیا خاموش بھتی ! انہوں نے اپنی ٹائیوں کھولیں اور جولیا کی
طرف بڑھے ! محقریسا عمران کی طرف پشت کئے کھڑی انہیں دیکھ
رہی تھی ! اور شاید جولیا کی بے بسی سے لطف اندوز بھی ہو رہی تھی
. جولیا کو اس کی مسکراہٹ نہ جانے کیوں بڑی ڈراؤنی معلوم
ہو رہی تھی ! —

اچانک عمران نے یلٹے یلٹے محقریسا کی طرف کھسکنا شروع کر دیا — پانچوں
آدمی جولیا کو باندھنے میں مشغول تھے ! اور محقریسا انہیں دیکھ رہی تھی — ان
میں سے کوئی بھی عمران کی طرف متوجہ نہ تھا ! صرف جولیا نے نگاہوں سے

سے اس کی طرف دیکھا تھا اور آنکھیں بند کر لیں تھیں! اسے خوف تھا کہ کہیں کسی کی نظر عمران پر پڑے گی نہ جائے۔

عمران مختصر سیٹ کے قریب پہنچ چکا تھا!۔۔۔۔۔ اس نے ایک ہاتھ اس کے سوٹ کیس پر ڈالا۔ اور لیٹے ہی لیٹے کمر پر ایک ایسی لات رسید کی کہ وہ اچھل کر ان پانچوں آدمیوں پر جا پڑی۔ ایک وقت کئی چیخیں اور کراہیں کمرے میں گونج اٹھیں! عمران نے جھپٹ کر مختصر سیٹ کا پستول بھی اٹھا لیا۔ جو قریب ہی پڑا ہوا تھا!۔۔۔۔۔

”تم سب سیدھے کھڑے ہو جاؤ!“ عمران نے انہیں للکارا۔۔۔۔۔ اس آدمی نے اپنی جیب کی طرف لے جانا چاہا جس کے پاس پستول تھا لیکن عمران کی تیز نظروں سے بچنا مشکل ہی تھا! عمران نے بے دھڑک اس پر فائر کر دیا! گولی اس کے بازو پر لگی۔ اور وہ لڑکھڑاتا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا۔

”جس نے بھی اپنی جگہ سے ہلنے کی کوشش کی! اس کا یہی انجام ہوگا!“

عمران کہتا ہوا بڑی پھرتی سے زخمی آدمی کے پاس جا پہنچا اور اس کی جیب میں ہاتھ ڈال کر دیو اور نکال لیا!۔۔۔۔۔

”اب اس لڑکی کو کھولو!۔۔۔ اور انہیں ٹائیوں سے مختصر سیٹ کو جکڑ دو!۔۔۔۔۔“

وہ لوگ مختصر کے بتوں کی طرح کھڑے رہے!۔۔۔۔۔ ٹھیک اسی وقت دوسرے کمرے میں دروازے پر کسی کا ساہو پڑا، اور عمران اچھل کر ایسی پوزیشن میں آگیا کہ دروازے سے اندر داخل ہونے والا بھی پستول کی زد پر رہے۔۔۔۔۔ دوسرے ہی لمحہ میں کیپٹن جعفری دبے پاؤں کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔ اور پھر اس طرح

اچھل پڑا، جیسے بے خیالی میں اس کے پیر کسی اسپرنگ پر پڑ گئے
ہوں !

جولیانافٹرواٹر کو کھولو — ”، عمران نے جعفری سے کہا : اور
وہ جولیا کی طرف متوجہ ہو گیا ! جولیا کے آزاد ہونے میں زیادہ وقت صرف
نہیں ہوا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

”اب بی-ٹھری-بی کو انہیں ٹائیوں سے باندھ دو !“

لیکن جعفری جیسے ہی اس کے سامنے پہنچا۔ وہ دونوں ہاتھوں
سے اس کی بڑی بڑی مونچھیں پکڑ کر جھول گئی ! اور پھر اسے اس طرح
دروازے کی کھینچنے لگی کہ خود اس کے بھاری بھرکم جسم کی اوٹ میں ہو گئی
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جعفری تکلیف کی شدت سے کراہنے لگا ! لیکن اس کا ہاتھ
اس خوبصورت عورت پر نہ اٹھ سکا۔ ! وہ عمران ہی تھا جس نے بیدردی سے
اس کی کمر پرات رسید کی تھی !

عمران اس کی طرف جھپٹا۔ لیکن دروازے کے قریب پہنچ کر محقریسا
نے اسے عمران پر دھکیل دیا ! اور خود ہر نیوں کی طرح سپاٹے بھرتی ہوئی
نکلی چلی گئی ! ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عمران نے جعفری کے اوپر سے پھلانگ لگائی
لیکن جب تک وہ صدر دروازے تک پہنچا ! باہر سے کسی کار کے اشارت
ہونے کی آواز آئی — اندھیرے میں اسے کار کی عقبی سرخ روشنی دکھائی
دی ! کار بڑی تیز رفتاری سے جا رہی تھی۔ عمران نے اگلے موڑ پر اسے غائب
ہوئے دیکھا ! ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ مایوسانہ انداز میں سر ہلا کر رہ گیا ! اس پاس
کوئی کار بھی موجود نہیں تھی کہ وہ اس کا تعاقب کر سکتا ! ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ محقریسا
مبل بی آف یو ہیمیا صاف نکل گئی تھی !

عمران بڑا سامنہ بنائے ہوئے اندر واپس آیا — یہاں جعفری اُن چاروں آدمیوں سے دل کھول کر انتقام لے رہا! پانچواں تو دیر سے بیہوش پڑا تھا! اس کے بازو کے زخم سے کافی مقدار میں خون بہہ گیا تھا!

جعفری کے بائیں ہاتھ میں ریو الوور تھا! اور داہنے ہاتھ سے وہ ان چاروں پر گھونسنے برسا رہا تھا! ریو الوور کے خوف سے وہ اس سے لپٹ پڑنے کی ہمت نہیں کر سکتے تھے!

”شا باش — شا باش!“ عمران نے اسے چکار کر کہا! ”مگر یہ بیچارے تو مونچھوں کی بڑی عزت کرتے ہیں“

”خاموش رہو!“ جعفری غرایا! ”ورنہ تم سے بھی اچھی طرح پیش آؤں گا۔!“

”چلو جعفری ختم کرو! جو لیانے ہاتھ اٹھا کر کہا!“ اب انہیں تو باندھ ہی لو!“

جو لیانے کی نظریں اس چھوٹے سوٹ کیس پر جمی ہوئی تھیں جواب عمران کے ہاتھ میں تھا!

”تھریس یا نکل گئی!“ عمران نے اس سے کہا!

”یہ بہت بڑا ہوا.....“

”خدا ایسی مونچھیں کسی کو نصیب نہ کرے!“ عمران نے اس انداز

میں کہا، جیسے وہ مونچھیں نہیں بلکہ کوئی مہلک بیماری ہوں؟

”تم اپنا منہ نہیں بند کرو گے —!“ جعفری دہاڑا.....

جعفری یہ لوگ بھی فرار ہو جائیں گے!“ جو لیانے سخت لہجے میں کہا

جعفری ان لوگوں کے ہاتھ لپٹ پر باندھ باندھ کر انہیں جانوروں کی

طرح فرش پر گرنے لگا! جب وہ چاروں کو باندھ چکا تو عمران کو قہر آلود نظروں سے گھورنے لگا۔ عمران کو بھی حقیقتاً اس پر بُری طرح غصہ آ رہا تھا کیونکہ تھریسیا اسی کی کمزوری کی بنا پر فرار ہونے میں کامیاب ہوئی تھی..... وہ اس وقت بحیثیت ایکس ٹو کچھ نہیں کر سکتا تھا! لیکن وہ اسے بہر حال سزا دینا چاہتا تھا!

”ایسی مردانگی سے کیا فائدہ جعفری صاحب کہ عورتیں مونچھیں بکڑ کر جھول جائیں!“ اس نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں کہا!

”ہیں تمہاری زبان کھینچ لوں گا۔!“ جعفری حلق بھاڑ کر دہاڑا

عمران نے سوٹ کیس ایک طرف ڈال کر کہا: ”آؤ۔ آج اپنی یہ خواہش بھی پوری کر لو!“

جو لیا چپ چاپ کھڑی انہیں دیکھتی رہی! جعفری کھولتے تان کر عمران پر چڑھ دوڑا..... لیکن جیسے ہی وہ اس کے قریب پہنچا عمران نے مہلا دادے کر اس زور کا ہاتھ کنپٹی پر رسید کیا کہ جعفری کی آنکھوں میں تارے سے ناپ گئے وہ لڑکھڑایا..... توازن قائم رکھنے کی کوشش کی..... لیکن آخر کار چاروں قیدیوں پر جا گرا..... وہ چاروں بُری طرح چیخے..... جعفری کافی گرائنڈ لی قسم کا آدمی تھا!۔ وہ غصے میں اپنی بوٹیاں نوختا ہوا پھر اٹھا لیکن وہ عمران ہی کیا جو اپنے کسی حریف کو سنبھلنے کا موقع دے سکے!

جعفری ذرا سی دیر میں بے کار ہو گیا!۔ اس دوران میں جو لیا سوٹ کیس لے کر نو دو گیارہ ہو گئی تھی.....!

جعفری دیوار سے ٹکا بُری طرح بانپ رہا تھا! عمران نے منہ بنا کر کہا

”تم سب ایک طرح سے لفنگے ہو..... اب دیکھو وہ شیطان کی نواسی

سوٹ کیس ہی لے بھاگی!“

جعفری غصہ سے پاگل ہو رہا تھا!..... اس نے جیب سے ریو الوہ نکالا اور عمران پر جھونک دیا! عمران بھی غافل نہیں تھا! گولی اس کے سر پر سے گزر گئی۔ لیکن جعفری دیوانوں کی طرح ٹرمیگر دہاتا ہی چلا گیا حتیٰ کہ میگزین کی آخری گولی بھی صرف کر دی!۔ لیکن عمران اس کے باوجود بھی اس سے تھوڑے فاصلے پر کھڑا مسکراتا رہا!..... اس نے اس وقت سنگ ہی کے ایجاد کردہ آرٹ سے فائدہ اٹھایا تھا! اور جعفری جیسے اچھے نشانہ باز کے ہاتھوں اسے موت ہی نصیب ہوتی!

”کیا میں دوسرے رائونڈ کے لئے کارتوس پیش کروں جناب کپتان صاحب!“ عمران نے زہریلے لہجے میں پوچھا! اور جعفری نے ریو الوہ اس پر کھینچ مارا..... عمران ایک طرف ہٹتا ہوا بولا ”اب غصہ تھوک ڈالئے جناب کپتان صاحب! ورنہ اگر یہ چاروں بھی فرار ہو گئے تو آپ کا چوہا کیس ٹو آپ کی بُری طرح خبر لے گا..... اچھا..... ٹھانا.....!“

۱۶

جعفری منزل میں صبح کے ناشتے کی میز پر شکیل اپنی رام کہانی سنا کر خاموش ہوا تو عمران بولا! ”مقصد یہ تھا کہ وہ لوگ تمہیں اس وقت تک روکے رکھیں جن تک تھری لیبیا ان کاغذات کو لانے میں کامیاب نہ ہو جائے! وہ سمجھتے تھے کہ صرف تم ہی تھری لیبیا کی پراسرار نقل و حرکت سے واقف ہو اور کوئی نہیں جانتا اس لئے وہ لوگ تمہیں یہاں سے ہٹا لے گئے! اور انہوں نے محترمہ ضنیہ سے متعلق ایک اتہام تراش کر تمہیں الجھن میں ڈال دیا! مقصد یہ حال یہ

تھا کہ وہ تمہیں کسی نہ کسی طرح روکے رکھیں۔ حتیٰ کہ تھریسیا کامیاب ہو جائے!“

”کیا تمہیں علم تھا کہ وہی لوگ مجھے لے گئے تھے!“ شکیل نے پوچھا!

”وہ میں نے اسی وقت ان کا تعاقب کیا تھا!.... اور مجھے ان کے ٹھکانے کا بھی علم تھا!.... مگر مجھے دراصل تھریسیا کی فکر تھی۔ میں ہی نہیں، میرے علاوہ بھی کچھ اور لوگ اس میں دلچسپی لے رہے تھے! آخر وہی لوگ کاغذات پانے میں کامیاب ہوئے اور میں منہ دیکھتا رہ گیا.... خیر کچھ بھی ہو! تم نے مجھے جس کام کے لئے بلایا تھا وہ تو ہو ہی گیا! یعنی کسی طرح اس بلا کو جعفری منزل سے نکالا جائے! آہاں..... یہ جمیل صاحب کہاں ہیں!“

”وہ بہت شرمندہ ہے..... اب اسے اس مسئلہ پر نہ پھیر بیٹے گا!“ بیگم جعفری بولیں!

”اگر..... وہ لوگ مجھے قتل کر دیتے تو.....!“ شکیل نے عمران سے کہا۔

”اس سے پہلے تم وہاں سے نکال لائے جاتے! میں نے دو دن تک ان لوگوں کو قریب سے دیکھا تھا اور جب مجھے اطمینان ہو گیا تھا تو میں پھر دوسرے معاملات کی طرف متوجہ ہوا تھا!“

روحی اور عزالہ اس احمق آدمی کو آنکھیں میچاڑ میچاڑ کر گھور رہی تھیں۔ البتہ معلوم ہوتا تھا جیسے انہیں اس کے بیان پر یقین نہ آیا ہو! اسی دن عمران نے ایک پیپک ٹیلی فون بوخ سے بحیثیت ایکسٹو

جولیا کو مخاطب کیا!

”تم بہت ذہین ہو! جولیا! اگر تم وہ سوٹ کیس لے کر چلی نہ آتیں تو عمران یقینی طور پر کوئی نہ کوئی سچکڑا کھڑا کر دیتا۔ اب تم وہ سوٹ کیس بہت احتیاط سے سر سلطان تک پہنچا دینا!“

”مگر جناب یہ کاغذات اسے ملے کہاں سے تھے!“

”ایک تہہ خانے سے جس کا علم جعفری منزل والوں کو بھی نہیں تھا۔ آج صبح انہیں وہ تہہ خانہ ملا! تھریسیا اس کا راستہ کھلا چھوڑ گئی تھی ورنہ وہ اب بھی اس سے لاعلم ہی ہوتے!“

”مسٹریک کے متعلق کچھ معلوم ہوا۔“ جولیا نے پوچھا!
 ”مسٹریک نام کا ریٹائرڈ انسپکٹر ہو سکتا ہے کبھی یہاں رہتا ہو۔“
 اب کوئی نہیں ہے۔ یہ ان لوگوں کی چال تھی وہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ ان کی فکر میں کون لوگ ہیں!..... پہلے انہوں نے کسی دمہ کے مریض کو مسٹریک بنا کر ہسپتال میں داخل کرایا..... اور اسے شہرت دی..... پھر ہسپتال سے لے گئے..... اور یہ چال تمہارے اور عمران کے لئے چوہے دان بن گئی.....“

”اور جناب! عمران پہلے سے بھی ان کاغذات کے متعلق بہت کچھ جانتا تھا!“

”ضرور جانتا ہوگا۔ وہ جانتا ہے کہ کب اور کس موقع پر کونسی چیز اس کے کام آسکے گی! مگر عمران نے کل ایک بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہے.....؟ کیوں؟ کونسا کارنامہ؟ سہیلو!“

”یس سر!..... جی ہاں وہ یقیناً ایک بڑا کارنامہ تھا۔!“

”تم نہیں سمجھیں! تقریباً دس سال سے الگ ایک دوسرا کارنامہ
 اور وہ کارنامہ تھا..... جعفری کی مرمت..... محض اسی گدھے کی
 غفلت تھی جس کی بنا پر وہ نکل جانے میں کامیاب ہو گئی!.....“
 ”مگر جناب! کیا الفا نے نہیں تھا تقریباً کے ساتھ!“
 ”پتہ نہیں!..... اگر رہا بھی ہو تو وہ سلسلے میں نہیں آیا!“
 ”تقریباً کا نکل جانا اچھا نہیں ہوا جناب!“
 ”کیا کیا جائے — خیر پھر سہی! اگر وہ پھر یورپ کی طرف نہ چلی گئی
 تو تم دیکھنا اس کا انجام!“ عمران نے بحیثیت ایکس ٹو گفتگو کر کے سلسلہ
 منقطع کر دیا۔

لائی بری

ختم شد

سید اختر حسین

۱۹۶۱ء

آپ جاسوسی دنیا

میں

مخترم ابوبے صفی بی۔ اے

کاشغلوں کا سیٹ پڑھ چکے ہوں گے۔ عمران سیریز میں

کالے چراغ

خون کے پیا سے

الفانے

درندوں کی بتی

پڑھ کر اپنی رائے سے مطلع فرمائیں

اسرار پبلی کیشنز۔ میکوڈ روڈ۔ لاہور